WED.14.Oct. 2026
VOLUME: 21 NO: 240
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ 14/ اکتوبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 240
۲ر جمادی الاول 1448ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔ اے بی۔ ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم

یہ جگہ اشتہار کے لئے خالی ہے۔
رابطہ کریں: 9325610858، 8055362952

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

جمہوریت کی بحالی تک لڑائی جاری رہے گی

مودی، شاہ اور گیانیش کمار کو انصاف کے کٹہرے میں لائیں گے: راہل گاندھی

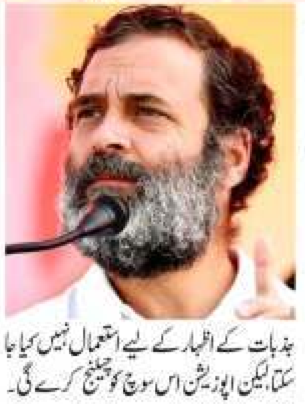

نئی دہلی: ۱۳ر اکتوبر (ایجنسی): کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے کہا ہے کہ ہندوستان میں جمہوریت کی بحالی کے لیے اپوزیشن کی لڑائی جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں جمہوریت اور انتخابی نظام کو تباہ کر دیا گیا ہے اور آئین کو اٹھا کر پھینک دیا گیا ہے۔ راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ ہندوستان کے آئین کو تباہ کر کے بچ نکلنا آسان نہیں ہوگا۔ انڈیا بلاک اور سول سوسائٹی کے اجلاس کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ اپوزیشن جماعتیں مل کر جمہوریت کی بحالی اور ملک میں حقیقی جمہوری نظام قائم کرنے کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ الگ الگ احتجاج نہیں ہیں، بلکہ ان سب کا ایک ہی مقصد ہے اور وہ ہندوستان میں جمہوریت کو بحال کرنا ہے۔ راہل گاندھی نے جنتر منتر پر احتجاج کی اجازت اور جمہوری اظہار کے مواقع محدود کیے جانے پر بھی اعتراض کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ جنتر منتر کو اب جمہوری جذبات کے اظہار کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا، لیکن اپوزیشن اس سوچ کو چیلنج کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت یہ نہ سمجھے کہ ہندوستان کے عوام اپنی آواز کے لیے جدوجہد نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ کل کے احتجاج میں صرف سیاسی جماعتوں کے نمائندے ہی نہیں، بلکہ ملک کے عام شہریوں کے جذبات بھی شامل تھے۔ راہل گاندھی نے دہلی اور ملک کے دیگر حصوں کے ان لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اپوزیشن کا ساتھ دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ لڑائی کسی سیاسی جماعت کے مفاد کے لیے نہیں، بلکہ ہندوستان کے عوام اور ان کے مستقبل کے لیے ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ اس سازش کے اصل ذمہ دار وزیر اعظم نریندر مودی ہیں، جبکہ امت شاہ اس پر عمل درآمد کر رہے ہیں۔ انہوں نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور دیگر افراد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آئین اور جمہوری نظام کو نقصان پہنچانے والوں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔ انہوں نے ایک خاتون کا بھی ذکر کیا جو ان کے بقول اس وقت دہرادون میں چھپی ہوئی ہیں۔ راہل گاندھی نے کہا کہ اپوزیشن کی جدوجہد فوری طور پر ختم ہونے والی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ لڑائی آج، کل، چند ماہ یا ایک دو سال میں ختم نہ بھی ہو تب بھی ان کی ٹیم اپنے آخری مقصد کے حصول تک آگے بڑھتی رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ احتجاج کی آئندہ حکمت عملی ظاہر نہیں کی جا سکتی، کیونکہ اس سے منصوبے کی رازداری اور حیرت کا عنصر ختم ہو جائے گا۔ سپریم کورٹ کے بارے میں پوچھے گئے سوال پر راہل گاندھی نے کہا کہ وہ سپریم کورٹ، چیف جسٹس آف انڈیا اور ملک کے عدالتی نظام کا بہت احترام کرتے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ عدلیہ اپنا کردار ادا کرے گی، لیکن ساتھ ہی واضح کیا کہ سیاسی اور عوامی مزاحمت بھی جاری رہے گی۔ راہل گاندھی نے پریس کے کردار کو بھی اہم قرار دیا اور صحافیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس معاملے میں ہمت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

ای ڈی نے جیل میں اعظم خان سے پوچھ تاچھ کی

رام پور: ۱۳ر اکتوبر (ایجنسی)۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی چار رکنی ٹیم نے منگل کو سماج وادی پارٹی کے رہنما اور سابق وزیر اعظم خان سے رام پور جیل میں کئی گھنٹے تک پوچھ گچھ کی۔ اس سے پہلے اس معاملے میں سماج وادی پارٹی کے رکن اسمبلی نصیر احمد خان سمیت کئی دیگر افراد سے بھی پوچھ گچھ کی گئی تھی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق، لکھنؤ سے ای ڈی کی ٹیم منگل کی صبح رام پور جیل پہنچی۔ قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد سابق وزیر اعظم خان سے پوچھ گچھ شروع کی گئی، جو تقریباً آٹھ گھنٹے تک جاری رہی۔ بتایا جاتا ہے کہ ٹیم نے جوہر ٹرسٹ اور اس سے متعلق مالی لین دین کے معاملے میں سوالات کیے۔ پوچھ گچھ کے دوران ٹرسٹ کے فیصلوں میں اعظم خان کے کردار، چندہ حاصل کرنے اور جوہر یونیورسٹی کی تعمیر سے متعلق امور پر بھی سوال جواب کیے گئے۔ اس سے قبل رام پور کی چمراوا سیٹ سے سماج وادی پارٹی کے رکن اسمبلی نصیر احمد خان سے تقریباً سات گھنٹے تک پوچھ گچھ کی گئی تھی۔

روس اور چین ایران کی مدد نہیں کر رہے ہے: ٹرمپ کا دعویٰ

واشنگٹن: ۱۳ر اکتوبر (ایجنسی): امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے پیر کو روس اور چین کی جانب سے ایران کی مدد کیے جانے کے دعووں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ انہیں یقین نہیں ہے کہ دونوں ممالک تہران کی مدد کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایران کی مدد کے لیے آگے آنے کی صورت میں ماسکو اور بیجنگ کو بہت کچھ کھونا پڑ سکتا ہے۔ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر ایک پوسٹ میں لکھا، "میں انتہاپسند بائیں بازو کے احمقوں اور پاگلوں کے بہت سے تبصرے دیکھ رہا ہوں، جن میں کہا جا رہا ہے کہ چین اور روس 'شاندار اسلامی جمہوریہ ایران' کی مدد کر رہے ہیں۔ اگر وہ ایسا کر بھی رہے ہیں تو بہت محدود سطح پر، لیکن مجھے یقین نہیں کہ وہ بالکل بھی ایسا کر رہے ہیں۔ انہیں اس سے بہت کچھ کھونا پڑے گا اور ہمیں اس کا علم ہو جائے گا، وہ بھی بہت جلد!" ٹرمپ کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب حال ہی میں ان کی روسی صدر ولادیمیر پوتن اور چینی صدر شی جن پنگ سے بات چیت ہوئی ہے۔ ان ملاقاتوں اور رابطوں میں توانائی کی فراہمی، اقتصادی تعاون اور دوطرفہ تعلقات جیسے امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ گزشتہ ہفتے ٹرمپ نے روسی صدر پوتن سے ٹیلی فون پر بات کی تھی۔ اس گفتگو کے بعد انہوں نے ایک مجوزہ انتظام کا اعلان کیا، جس کے تحت روس امریکہ اور عالمی منڈیوں کو ڈیزل فراہم کرے گا۔ روسی صدر کے معاون یوری اوشاکوف کے مطابق، دونوں رہنماؤں کے درمیان گفتگو تقریباً ڈیڑھ گھنٹے جاری رہی۔ انہوں نے اسے بامعنی اور دوستانہ بات چیت قرار دیا۔ اس دوران اقتصادی منصوبوں، توانائی کی فراہمی اور بین الاقوامی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ گفتگو کے بعد ٹروتھ سوشل پر ایک پوسٹ میں ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ روس فوری طور پر امریکہ اور عالمی منڈیوں کو تین لاکھ ٹن سے زیادہ ڈیزل فراہم کرے گا۔ اس کے بعد نومبر میں مزید پانچ لاکھ ٹن اور پھر دس لاکھ ٹن ڈیزل فراہم کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ روس کی ڈیزل ریفائنریوں کی صورت حال کے مطابق مختصر مدت میں مزید 30 لاکھ ٹن ڈیزل فراہم کیا جائے گا۔ ٹرمپ نے ڈیزل کی مجوزہ فراہمی کو توانائی کی قیمتوں میں کمی سے جوڑتے ہوئے کہا، "آبنائے ہرمز پر ہمارے مکمل کنٹرول اور روسی توانائی سے متعلق اس بڑے اعلان کے نتیجے میں امریکہ اور پوری دنیا میں ڈیزل کی قیمتیں ریکارڈ رفتار سے اور بہت جلد کم ہوں گی!" چینی صدر شی جن پنگ کے ساتھ ٹرمپ کی بات چیت ستمبر میں شی کے واشنگٹن کے تین روزہ دورے کے دوران ہوئی تھی۔ امریکی صدر نے اپنے چینی ہم منصب کے ساتھ ملاقات کو دونوں ملکوں کے درمیان دوستی، طاقت اور کامیابی پر مرکوز قرار دیا تھا۔ اس دورے کے دوران چھ ماہ سے بھی کم عرصے میں شی جن پنگ کی ٹرمپ سے یہ دوسری ملاقات تھی۔ وائٹ ہاؤس کی جانب سے جاری حقائق پر مبنی دستاویز کے مطابق، اس دورے کے بعد امریکہ اور چین نے دونوں سمتوں میں 30 ارب امریکی ڈالر مالیت کی غیر حساس اشیا پر محصولات کے حوالے سے زیادہ سازگار شرائط پر اتفاق کیا۔ اس کے علاوہ، نئی ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی کے شعبے میں بات چیت کے لیے ایک نیا طریقہ کار بھی قائم کیا گیا۔ دستاویز میں کہا گیا کہ دونوں ممالک نے مئی 2026 میں بیجنگ میں ہونے والی سربراہی ملاقات کے دوران قائم کیے گئے 'امریکہ-چین تجارتی بورڈ' اور 'امریکہ-چین سرمایہ کاری بورڈ' کو عملی طور پر فعال کر دیا ہے۔ وائٹ ہاؤس کی دستاویز کے مطابق، چین نے 2027 اور 2028 میں امریکہ سے کم از کم ایک کروڑ میٹرک ٹن کوئلہ درآمد کرنے پر بھی اتفاق کیا ہے۔

ملک میں غصہ اور ناراضگی، لوگ شوق سے سڑک پر نہیں اترتے: منوج جھا

دہلی: ۱۳ر اکتوبر (ایجنسی): راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے رکن پارلیمنٹ منوج جھا نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف انڈیا بلاک کے احتجاجی مظاہروں سے متعلق اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ملک بھر میں لوگ اپنے اپنے انداز میں سڑکوں پر اتر رہے ہیں، اور اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ لوگ کسی شوق کی وجہ سے احتجاج نہیں کرتے، بلکہ ان کے اندر غصہ اور ناراضگی ہے۔ منوج جھا نے الزام لگایا کہ مبینہ بدعنوانی کے ایک نظام کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے اور اسے بچانے والے لوگ وہ ہیں جو فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ سپریم کورٹ اس معاملے میں ایک بڑی نظیر قائم کرے گی۔ انڈیا بلاک کے احتجاج پر منوج جھا نے کہا کہ مخالفت صرف ایک دن یا چند سڑکوں تک محدود نہیں ہے۔ ملک بھر میں لوگ اپنے اپنے طریقے سے اپنی ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں۔ آر جے ڈی کے رکن پارلیمنٹ نے بتایا کہ انڈیا بلاک کے لیڈران نے متعلقہ معاملے پر عرضی داخل کرنے کے لیے سپریم کورٹ تک مارچ کیا۔ اعلیٰ ترین عدالت اس پورے معاملے سے پہلے ہی واقف ہے۔ منوج جھا نے امید ظاہر کی کہ سپریم کورٹ ایسا فیصلہ یا نظیر پیش کرے گی، جس سے مستقبل میں اس طرح کی صورت حال دوبارہ پیدا نہ ہو سکے۔ حالانکہ انہوں نے عدالت کے ممکنہ فیصلے کے بارے میں کوئی یقینی دعویٰ نہیں کیا۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کے ساتھ آج چائے پر ہونے والی گفتگو کے بارے میں پوچھے گئے سوال پر منوج جھا نے کہا کہ جب انڈیا بلاک کے تمام لیڈران اور اراکین پارلیمنٹ ایک ساتھ موجود ہوں، تو چائے کے دوران اور اس کے بعد بھی بات چیت ہونا فطری ہے۔ انہوں نے کہا کہ میٹنگ میں کیا گفتگو ہوگی اور اس سے کیا نتیجہ نکلے گا، اس کی اطلاع مناسب وقت پر دی جائے گی۔ منوج جھا کے بیان سے اشارہ ملتا ہے کہ انڈیا بلاک کے لیڈران احتجاج اور آئندہ کی حکمت عملی پر آپس میں تبادلہ خیال کر رہے ہیں۔ سبھی کی نظر اب سپریم کورٹ میں داخل کی گئی عرضی اور اپوزیشن پارٹیوں کی آئندہ میٹنگ کی پیش رفت پر مرکوز ہے۔ اپوزیشن نے اپنے احتجاج کو عوامی غصے سے جوڑتے ہوئے اس معاملے میں عدالتی مداخلت کی امید ظاہر کی ہے۔

ہندوستان کی ترقی دنیا کے ساتھ، کسی کی قیمت پر نہیں: مودی

نئی دہلی: ۱۳ر اکتوبر (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل کو کہا کہ ہندوستان کی معاشی ترقی مضبوط بنیادوں اور مسلسل اصلاحات کی بدولت آگے بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان عالمی معیشت میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانا چاہتا ہے، لیکن اس کی ترقی دوسرے ممالک کی قیمت پر نہیں بلکہ سب کو ساتھ لے کر آگے بڑھنے کے اصول پر مبنی ہے۔ بلومبرگ اکنامک فورم سے خطاب کرتے ہوئے مودی نے کہا، "ہم کسی دوسرے کی قیمت پر ترقی نہیں کرتے۔ ہم دنیا کے ساتھ ترقی کرتے ہیں اور دنیا کے لیے بھی ترقی کرتے ہیں۔" انہوں نے یہ بات ایسے وقت میں کہی ہے جب دنیا جغرافیائی سیاسی کشیدگی، تجارتی رکاوٹوں اور اہم ٹیکنالوجی و وسائل پر بڑھتے ہوئے مقابلے کا سامنا کر رہی ہے۔ وزیر اعظم نے اپریل سے جون کی سہ ماہی میں ہندوستان کی 8.7 فیصد معاشی ترقی، 700 ارب امریکی ڈالر سے زیادہ کے زرمبادلہ کے ذخائر اور ٹیکس نظام، دیوالیہ پن سے متعلق قوانین اور محنت کشوں کے قوانین میں اصلاحات کو ملکی معیشت کی مضبوطی کا ثبوت قرار دیا۔ انہوں نے کہا، "غیر یقینی صورت حال سے بھری اس دنیا میں ہندوستان اعتماد اور استحکام کی علامت بن کر ابھر رہا ہے۔" مودی نے اپنے نظریے کو ان الفاظ میں بیان کیا کہ طاقت کا مقصد دوسروں کو بااختیار بنانا ہونا چاہیے۔

خاتون صحافیوں کے ساتھ مارپیٹ پر سپریم کورٹ سخت، دہلی پولیس کے اعلیٰ آفیسر کو کیا طلب

دہلی: ۱۳ر اکتوبر (ایجنسی): راجدھانی دہلی میں حالیہ احتجاجی مظاہروں کی کوریج کے دوران خواتین صحافیوں کے ساتھ مبینہ مارپیٹ کا معاملہ سپریم کورٹ پہنچ گیا ہے۔ منگل کے روز چیف جسٹس سوریہ کانت نے اس معاملے پر دہلی پولیس کے ایک سینئر افسر کو ذاتی طور پر عدالت میں پیش ہونے اور الزامات پر وضاحت کی ہدایت دی۔ عدالت نے کہا ہے کہ اس معاملے کی اگلی سماعت جمعرات کے روز کی جائے گی۔ چیف جسٹس سوریہ کانت کے سامنے سینئر وکیل اندرا جے سنگھ نے 'نیٹ ورک آف ویمن ان میڈیا، انڈیا' (این ڈبلیو ایم آئی) کی عرضی کا ذکر کیا۔ اس میں احتجاجی مظاہروں کی کوریج کرنے والے صحافیوں، خصوصاً خواتین صحافیوں کی حفاظت کے لیے ضروری انتظامات کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس پر چیف جسٹس نے کہا کہ ہم چاہیں گے کہ کوئی سینئر افسر یہاں موجود رہیں اور معاملے کی وضاحت دیں۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کو ان الزامات کا جواب دینا ہوگا۔ اندرا جے سنگھ نے عدالت کو بتایا کہ اس معاملے میں سالیسٹر جنرل کو پہلے ہی اطلاع دی جا چکی ہے۔ سینئر وکیل گوپال شنکر نارائنن نے سپریم کورٹ میں 'فریڈم اسپیچ کلیکٹو' کی جانب سے دائر توہین عدالت کی عرضی کا بھی ذکر کیا۔ عرضی میں الزام لگایا گیا ہے کہ پولیس نے صحافیوں کے ساتھ مارپیٹ کر کے سپریم کورٹ کے 10 اکتوبر کے حکم کی خلاف ورزی کی۔ اس حکم میں کہا گیا تھا کہ احتجاجی مظاہروں کی کوریج کرنے والے میڈیا اہلکاروں کو پریشان نہ کیا جائے۔ سینئر وکیل چندرادے سنگھ نے بھی اسی طرح کی ایک دوسری عرضی کے بارے میں بتایا۔ ان عرضیوں کے ذریعے احتجاجی مقامات پر صحافیوں کے ساتھ پولیس کی مبینہ کارروائی کا معاملہ اٹھایا گیا ہے۔ این ڈبلیو ایم آئی نے مرکزی حکومت سے ہدایت جاری کرنے کا مطالبہ کیا ہے کہ ایمانداری سے خبریں جمع کرنے یا رپورٹنگ کرنے والی خواتین صحافیوں کے ساتھ محض کسی احتجاج، عوامی اجتماع، بھیڑ کو قابو میں کرنے کی کارروائی یا کسی اہم عوامی تقریب کے دوران موجود ہونے کی وجہ سے بدسلوکی نہ کی جائے۔ عرضی میں جسمانی طور پر ہراساں کرنے، ڈرانے دھمکانے، منمانے طریقے سے حراست میں لینے اور زبردستی ہٹانے جیسی کارروائیوں سے تحفظ فراہم کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

سپریم کورٹ مارچ کے پیچھے بین الاقوامی سازش کا شبہ: ایکناتھ شندے

ممبئی، 13 اکتوبر (ایجنسی)۔ مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے دہلی میں انڈیا اتحاد کے سپریم کورٹ تک نکالے گئے مارچ پر سخت تنقید کرتے ہوئے اس میں غیر ملکی طاقتوں کی شمولیت اور بین الاقوامی سازش کا شبہ ظاہر کیا ہے۔ تاہم انہوں نے اپنے الزامات کی تائید میں کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہیں کیا۔ منگل کو صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے شندے نے مارچ کو ملک کی تاریخ کا سیاہ دن قرار دیا اور الزام لگایا کہ راہل گاندھی اور اپوزیشن اتحاد عدلیہ پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ شندے نے کہا کہ ہندوستانی آئین نے ملک کو مضبوط آئینی ادارے فراہم کیے ہیں اور عدلیہ کی آزادی کا احترام ضروری ہے۔ جمہوریت میں احتجاج ہر شہری کا حق ہے، لیکن ان کے مطابق عدالتی معاملات میں سپریم کورٹ تک مارچ نکال کر دباؤ ڈالنا مناسب نہیں۔ انہوں نے راہل گاندھی اور انڈیا اتحاد سے عدلیہ پر مبینہ حملے کے لیے معافی مانگنے کا مطالبہ کیا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے الزام لگایا کہ اپوزیشن ملک میں عدم استحکام پیدا کرنا چاہتی ہے اور بعض غیر ملکی طاقتیں ہندوستان کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ انہوں نے شبہ ظاہر کیا کہ دہلی کا مارچ کسی بین الاقوامی سازش کا حصہ ہو سکتا ہے۔ شندے کے مطابق اپوزیشن انتخابی میدان میں وزیر اعظم نریندر مودی کا مقابلہ نہیں کر پا رہی، اس لیے احتجاجی تحریکوں کے ذریعے سیاسی ماحول بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ شندے نے اپوزیشن کی حکمت عملی کو جمہوری نظام اور آئینی اداروں کے لیے نقصان دہ قرار دیتے ہوئے ایمرجنسی کا حوالہ دیا۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر ملک میں واقعی ایمرجنسی ہوتی تو کیا لوگ سپریم کورٹ تک مارچ نکال سکتے اور آزادانہ اظہار خیال کر سکتے؟ انہوں نے عدلیہ کی بار بار مبینہ توہین پر بھی اعتراض کیا۔ ووٹر فہرستوں کے تنازع پر شندے نے دعویٰ کیا کہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہوگی اور فارم 6 کے ذریعے نام درج کرانے کی سہولت موجود ہے۔ انہوں نے اپوزیشن پر انتخابی تنازعات سے سیاسی فائدہ اٹھانے، آئین کو کمزور کرنے، اقتدار حاصل کرنے کی کوشش اور وزیر اعظم مودی کی مسلسل مخالفت کا الزام بھی لگایا۔

اپوزیشن کے احتجاج پر دہلی میں متعدد ایف آئی آر درج

نئی دہلی: ۱۳ر اکتوبر (ایجنسی): دہلی پولیس نے پیر کو اپوزیشن کے احتجاج کے سلسلے میں بارکھمبا روڈ اور تلک مارگ پولیس اسٹیشنوں میں متعدد ایف آئی آر درج کی ہیں۔ دہلی پولیس کے مطابق، احتجاج کے دوران مبینہ طور پر رکاوٹیں توڑنے اور سڑکوں پر نعرے لگانے کے الزامات کے تحت یہ مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ پیر کو راہل گاندھی کی قیادت میں انڈیا اتحاد کے رہنماؤں اور حامیوں نے بارکھمبا روڈ سے سپریم کورٹ کی جانب مارچ کیا تھا۔ اس کے بعد اپوزیشن اتحاد کے 11 رہنماؤں نے سپریم کورٹ میں عرضی دائر کر کے انتخابی فہرستوں کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) سے متعلق الیکشن کمیشن کے فیصلوں کو چیلنج کیا۔ دوسری جانب، سپریم کورٹ کی رجسٹری نے راہل گاندھی، کانگریس صدر ملکارجن کھرگے اور انڈیا اتحاد کے نو دیگر رہنماؤں کی جانب سے دائر عرضی میں 14 خامیوں کی نشاندہی کی ہے۔ اس عرضی میں ہندوستان کے الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری خصوصی گہری نظرثانی کے بعض پہلوؤں کو چیلنج کیا گیا ہے۔ عرضی دائر کرنے والوں میں راہل گاندھی، ملکارجن کھرگے، ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمان سوگاتا رائے، سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو، راشٹریہ جنتا دل کے رہنما تیجسوی یادو، شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے رکن پارلیمان سنجے راوت، سی پی آئی (ایم) کے رکن پارلیمان ایم اے بیبی، سی پی آئی کے رہنما ڈی راجا، جھارکھنڈ مکتی مورچہ کی رکن پارلیمان مہوا ماجھی، این سی پی (شرد چندر پوار) کی رکن پارلیمان سپریا سولے اور انڈین یونین مسلم لیگ کے رکن پارلیمان ای ٹی محمد بشیر شامل ہیں۔ رجسٹری نے عرضی گزاروں سے یہ وضاحت بھی طلب کی ہے کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور الیکشن کمشنروں ایس ایس سندھو اور وویک جوشی کو اس مقدمے میں فریق کیوں بنایا گیا ہے۔ رجسٹری نے یہ اعتراض آئین کی دفعہ 32 کے تحت دائر عرضی کے تناظر میں اٹھایا ہے۔

سعودی عرب سے پروازیں منسوخ

ہندوستانی شہریوں کو اہم ہدایات

ریاض: ۱۳ر اکتوبر (ایجنسی): سعودی عرب اور یمن کے حوثیوں کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے پیش نظر ہندوستانی سفارت خانے نے سعودی عرب میں مقیم ہندوستانی شہریوں کے لیے اہم ایڈوائزری جاری کی ہے۔ سفارت خانے کے مطابق چار ہندوستانی ایئرلائنز نے ریاض آنے اور جانے والی پروازیں عارضی طور پر منسوخ کر دی ہیں۔ ایسی صورتحال میں ہنگامی طور پر سعودی عرب چھوڑنے کے خواہش مند ہندوستانی شہری قطر اور بحرین سمیت پڑوسی خلیجی ممالک کے ہوائی اڈوں سے دستیاب پروازوں کا استعمال کر سکتے ہیں۔ تاہم، دوسرے ملک سے سفر کرنے کے لیے وہاں کا ویزا حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ سفارت خانے نے سعودی عرب میں مقیم ہندوستانیوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ گھروں کے اندر رہیں، موجودہ صورتحال سے متعلق ویڈیوز یا خبروں کو سوشل میڈیا پر شیئر یا دوبارہ پوسٹ کرنے سے گریز کریں اور مقامی حکام کی ہدایات پر عمل کریں۔ ایڈوائزری میں مزید کہا گیا ہے کہ ریاض میں ہندوستانی سفارت خانہ، جدہ میں قونصل خانہ اور وی ایف ایس کے ذریعے پاسپورٹ و دیگر دستاویزی خدمات معمول کے مطابق جاری ہیں۔ سعودی عرب نے حوثیوں کا مقابلہ کرنے کیلئے بین الاقوامی حمایت بھی طلب کی ہے۔ امریکی میڈیا کے مطابق، فرانس، برطانیہ اور پاکستان نے مدد فراہم کرنے کا عہد کیا ہے، جبکہ ترکی بھی تعاون کے امکان پر غور کر رہا ہے۔ سعودی عرب کے اہم اتحادی امریکہ نے حوثیوں کے خلاف فضائی حملوں کی حمایت نہیں کی۔ اس کے بجائے واشنگٹن نے ایک نئے مشترکہ کمانڈ کے تحت انٹیلی جنس معاونت فراہم کرنے کیلئے ۱۰۰ سے زیادہ فوجی مشیر تعینات کئے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

دہلی میں احتجاج سے متعلق عرضیوں پر سپریم کورٹ میں سماعت 15 اکتوبر تک ملتوی

نئی دہلی: ۱۳ر اکتوبر (ایجنسی) سپریم کورٹ نے چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور ووٹر فہرستوں کی خصوصی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) کے خلاف 10 اکتوبر کو ہونے والے احتجاج سے پہلے دہلی میں میٹرو اسٹیشن بند کیے جانے اور ٹرین خدمات میں خلل ڈالنے سے متعلق عرضیوں پر سماعت جمعرات، 15 اکتوبر تک ملتوی کر دی ہے۔ عدالت نے مرکزی حکومت کو اپنا جواب داخل کرنے کے لیے بھی 15 اکتوبر تک کا وقت دیا ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوی مالیا باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ کو منگل کو ان سے متعلق کئی عرضیوں پر اہم سماعت کرنی تھی، لیکن جسٹس موہنا کی طبیعت ٹھیک نہ ہونے کے سبب سماعت ملتوی کر دی گئی۔ سماعت کے آغاز پر چیف جسٹس نے وکلا کو بتایا کہ جسٹس موہنا کی طبیعت ناساز ہے، اس کے باوجود وہ عدالت آئی ہیں۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے سماعت ملتوی کرنے کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ صحت کے مسائل کو نظرانداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ سینئر وکیل گوپال شنکر نارائنن سمیت دیگر وکلا نے بھی سماعت ملتوی کرنے سے اتفاق کیا۔ تشار مہتا نے بنچ کو بتایا کہ 10 اکتوبر کے احتجاج سے پہلے میٹرو اور ٹرین خدمات مکمل طور پر بند کرنے سے متعلق سپریم کورٹ کی ہدایت پر عمل نہ کرنے کے الزام میں توہین عدالت کی جو عرضی دائر کی گئی ہے، اس پر جواب داخل کرنے کے لیے مرکزی حکومت کو منگل تک کا وقت دیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا، "حلف نامہ تیار ہے۔ میں اسے مزید تفصیلی بنانے کے لیے اس میں کچھ اور باتیں شامل کرنا چاہتا ہوں۔" بنچ نے حلف نامہ داخل کرنے کے لیے وقت بڑھاتے ہوئے ہدایت دی کہ اس کی ایک نقل عرضی گزاروں کی جانب سے پیش ہونے والے وکلا کو بھی فراہم کی جائے۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا اور گوپال شنکر نارائنن کے علاوہ سینئر وکلا مینکا گروسوامی، اروندھتی کاٹجو، بی یو سنگھ، تمیا رام کرشنن اور اندرا جے سنگھ بھی سماعت کے دوران موجود تھے۔ سپریم کورٹ نے غیر سرکاری تنظیم ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارمز (اے ڈی آر) کی جانب سے دائر ایک نئی عرضی پر بھی نوٹس جاری کیا۔ اس عرضی میں چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنروں سے متعلق قانون کی دفعہ 16 کو چیلنج کیا گیا ہے۔ اس دفعہ کے تحت چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنروں کو سرکاری فرائض کی انجام دہی کے دوران کیے گئے بعض کاموں کے سلسلے میں قانونی کارروائی سے تحفظ حاصل ہے۔

شرعی شہادت کی بنیاد پر ۲۹ کی رویت کا اعلان

ناندیڑ: ۱۲ر اکتوبر (راست): تمام برادران اسلام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مؤرخہ ۲۹ ربیع الآخر ۱۴۴۸ھ مطابق ۱۲ر اکتوبر ۲۰۲۶ء بروز پیر بعد نماز عشاء فقیر (منشاد احمد مصباحی) کے روبرو دو گواہان شرعی حضرت مولانا محمد شاہجہاں رضوی بن محمد طیب عالم خطیب و امام مسجد غریب نواز محبوب نگر اور عبدالحسان رضا بن عبدالعتیق متعلم مدرسہ کنزالایمان محبوب نگر نے اس بات کی گواہی دی کہ ان دونوں نے ۲۹ ربیع الآخر ۱۴۴۸ھ کو بعد نماز مغرب جمادی الاولیٰ ۱۴۴۸ھ کا چاند بچشم خود دیکھا۔ فقیر نے ان کی گواہیوں کو مطابق شرع پایا اس لیے قبول کر کے فیصلہ صادر کرتا ہے کہ ۲۹ ربیع الآخر ۱۴۴۸ھ بروز پیر ماہ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۸ھ کے ہلال نو کی رویت شرعاً ثابت ہے اور اس اعتبار سے ۱۳ر اکتوبر ۲۰۲۶ء بروز منگل یکم جمادی الاولیٰ ہے۔

نجیب احمد کی گمشدگی کو دس سال مکمل
طلبہ تنظیموں کا جے این یو میں مارچ کا اعلان

۱۵ اکتوبر کو جواہر لال نہرو یونیورسٹی (جے این یو) کے طالب علم محمد نجیب کی گمشدگی کو دس سال مکمل ہو جائیں گے لیکن پولیس ابھی تک اس کا سراغ لگانے کی ناکام رہی ہے۔ باپسا (BAPSA)، فریٹرنٹی موومنٹ اور ایم ایس ایف (MSF) نے نجیب احمد کی گمشدگی کی دسویں برسی سے قبل ۱۴ اکتوبر کو جے این یو میں "نجیب کیلئے انصاف" نامی مشترکہ مارچ کا اعلان کیا ہے۔ طلبہ رات ۹ بجے بارک ہاسٹل سے گنگا ڈھابہ تک مارچ کریں گے۔

روزنامہ
ورقِ تازہ

Wednesday
14 Oct. 2026

نقشِ سخن

(ادبی صفحہ)

ترتیب وتزئین: اسماک آرٹس اینڈ گرافکس (ناندیڑ)

سعدیٔ ہند: مولانا الطاف حسین حالی

ڈاکٹر جاگیردار عذرا شیرین
صدر شعبہ اردو، شنکر راؤ چوہان کالج، اردھاپور، ناندیڑ (مہاراشٹرا)

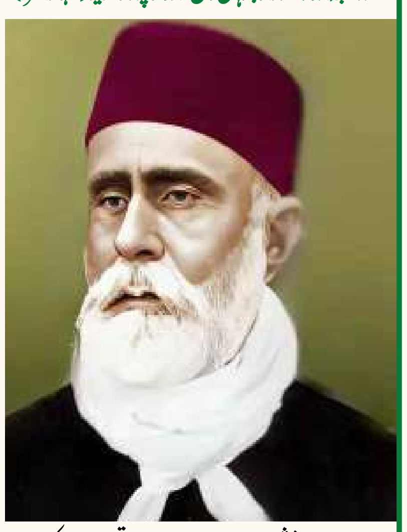

مشہور ناقد امرسن' خوابوں اور تصورات کی دنیا کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ اس نے الہامی طور پر یہ سمجھ لیا تھا کہ دنیا کس منزل کی طرف جارہی ہے اور اس کی جلد ہی کیا شکل ہونے والی ہے۔ 'ایڈسن' بھی سہانے خوابوں کا عادی تھا۔ خوابوں کی دنیا بے حد حسین اور دلکش ہوتی ہے اور ادب اسی خواب آوار سہاروں سے ابھرتا اور ترقی کرتا رہتا ہے۔ شمس العلما الطاف حسین حالی نے بھی ایک بڑا خواب دیکھا تھا۔ قوم کی اصلاح و فلاح کا خواب! وہ تمام عمر اس کی تعبیر میں مصروف رہے۔ کبھی نثار و شاعر کی حیثیت سے تو کبھی محقق و نقاد کے روپ میں۔ حالی رسمی شاعر نہ تھے۔ قافیہ پیمائی ان کا مطمحِ نظر نہ تھا۔ وہ عمل کے خوگر تھے۔ قومی خوابوں کی تعبیر ڈھونڈنا ان کا مقصدِ حیات بن گیا تھا۔ وہ ادب میں اصلیت و سادگی کی شمولیت کے شدید خواہش مند تھے۔ انہی ارفع و اعلیٰ مقاصد کی تکمیل کے لئے حالی نے شدید ناموافق حالات کا سامنا کیا۔ مشکلات کے بھنور میں گھر کر بھی' مصائب کو جھیل کر بھی وہ ہمیشہ مسکراتے رہے' انہوں نے ناکامی پر کبھی اشک نہیں بہایا۔ مبالغہ، صنائع بدائع، لغویات سے احتراز کلی کیا۔ ان کی غیر معمولی کاوشوں اور خدمتِ قوم کے جذبے نے انہیں قومی و اصلاحی شاعر کا مقام دلوایا۔ حالی محض کسی ایک شخصیت کا نام نہیں ہے، بلکہ قومی مزاج، عقیدے اور عہد کا نام ہے جو گزشتہ ایک صدی سے مسلسل اہلِ اردو کی زبانوں پر جاری و ساری ہے۔ حالی فخرِ مشرق تھے۔ وہ کسی دیس، دیار و امصار یا ایک زمانے کے شاعر نہیں بلکہ ہر دور میں انہیں پڑھا جاتا ہے۔ ان کی شاعری زماں و مکاں کی پابند نہیں، ان کے ادبی اقدار دائمی ہیں او شاعری زندگی کا آفاقی پیام۔ حالی نے پانی پت کے ایک غیور اور شریف خانوادہ 1837 مطابق ھ 1253 میں آنکھیں کھولیں۔ ان کے والدِ ماجد کا اسم گرامی خواجہ ایزد بخش کا شجرہ صحابیِ رسول حضرت ایوب انصاری سے جا ملتا ہے۔ اور والدہ سادات گھرانے کی سید زادی تھیں۔ زمانہ کی مشکلات اور معیشت کے گوناگوں مسائل نے حالی کی والدہ کے نازک دماغ کو ماوف کر دیا اور صغر سنی ہی میں والدِ مرحوم کی شفقت نے بھی ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ اس وقت حالی کا سن نو برس کا تھا۔ خواجہ امداد حسین اور بہنوں نے کم سن بھائی کی پرورش کی۔ تعلیم کا فطری شوق تھا لیکن ظاہری سامان کا فقدان تھا۔ قصبہ کے مدرسوں، خانقاہوں کے مقدس بزرگوں اور اساتذہ کی صحبتِ صالحہ سے درسِ نظامیہ حاصل کیا۔ کلامِ پاک کے حفظ کرنے کی سعادت بہت کم عمری میں حاصل کی۔ حالی بچپن ہی سے سیماب صفت واقع ہوئے تھے۔ ابتدا میں کچھ صرف ونحو اور منطق کی کتابوں کا درس حاصل کیا، ابھی تشنگیٔ علم باقی تھا کہ بھائی امداد حسین کے اسرار پر شادی طئے کر دی گئی۔ بظاہر ترقی کی شاہراہ رک گئی۔ لیکن حالی کے خالص جذبہ علم نے ہار نہ مانی اور دلی روانہ ہو گئے۔ اس ہجرت سے زمانہ بدل گیا۔ اندازِ فکر میں تبدیلی آئی اور ارادوں میں رفعت و عظمت پیدا ہوئی۔ شفیق اساتذہ کی فکر و نظر کی گہرائی کے آثار اب ان میں ابھرنے لگے اور بچپن کے خواب نئی تخلیق کی دستک دینے لگے۔ سماجی شعور کی گہرائی اور فکری و فنی رعنائی کا ناقابل تردید ثبوت ان کے کلام سے ملنے لگا۔ شیفتہ، غالب، صہبائی، آزاد کی صحبت رنگ لائی۔ حالی کی تخلیقی قوت تیزی سے ابھرنے لگی۔ روایتی اور عشقیہ شاعری کے پرخچے حالی نے اڑائے اور شاعری کو اخلاقی پیام کا وسیلہ بنایا۔ بتایا کہ وہ قوموں کو جگا بھی سکتی ہے اور سلا بھی سکتی ہے۔ وہ اقوامِ عالم کی انفرادی سیرتیں بگاڑ بھی سکتی ہے اور بنا بھی سکتی ہے۔ واقعیت اور اصلیت کو حالی نے کبھی نظر انداز نہیں کیا۔ یہی حالی کا کمال تھا جس سے انکار مشکل ہے۔

قیامِ لاہور کے دوران مشہور تذکرہ نگار محمد حسین آزاد سے حالی کا تعارف ہوا۔ آزاد کے ساتھ حالی نے نظمِ جدید کی شاعری کو رواج دینے میں کوششیں کیں۔ اس جدید حلقۂ فکر و ادب کی چار نشستوں میں حالی نے مسلسل چار نظمیں بعنوان برکھارت، تعصب، انصاف اور حبِ وطن لکھیں۔ یہ نظمیں دلچسپ، دلکش اور شیریں تھیں۔ حالی کی مقبولیت پہلے نواح ہند اور بعد میں پوری اردو دنیا میں پھیلنے لگی اور جدید شاعری کے اولین معماروں میں حالی کا نام مشہور ہو گیا۔ اسی اثنا میں سرسید سے حالی کی ملاقات ہوئی۔ اور جلد ہی دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہو گئے۔ حالی سرسید کی شخصیت سے نہ صرف متاثر ہوئے بلکہ پروانہ وار اس شمعِ ادب کے گرد طواف کرنا فرضِ منصبی سمجھنے لگے۔ سرسید کی تحریک نے حالی کو بے حد متاثر کیا اور سرسید کے مشورے پر ہی انہوں نے مسدس حالی کی عظیم پیشکشی کی۔ مسدس حالی نے دنیائے ادب میں انہیں وہ مقام عطا کیا جو کسی اور شاعر کے حصے میں نہیں آیا۔ مسدس مسلمانوں کے روشن ماضی اور خستہ حال سمندر کے جوار بھاٹوں کا کھلا مرقع تھا۔ اس نظم میں حالی نے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالات کا نقشہ اس انداز سے کھینچا کہ عقل والوں کے لئے عبرت و عمل کے دروازے کھلے اور نادانوں کے لئے تنقیص و تعریض کے۔ نوجوانوں کے لئے یہ نظم اخلاق صحیفہ ثابت ہوئی اور دماغی و قلبی مریضوں کے لئے نسخہ کیمیا۔ سرسید کو اس نظم کی تاثیر نے یہ کہلوایا کہ:

"جب خدا پوچھے گا کہ تو کیا لایا؟ میں کہوں گا حالی سے مسدس لکھوا لایا ہوں اور کچھ نہیں" (1)

اک طرف مسدس کی دھوم پورے برصغیر میں مچی تھی تو دوسری طرف علماء اور شعرا اسکی تردید کے درپے تھے۔ چوں کہ، حالی نے امراء و حکام کی شہرت پرستی، تصنع سے پر شعرا اور کاہلی و بدعات میں گری عوام کی سچی تصویر کشی کی تھی۔ غرض ہر کس و ناکس نے مسدس کو اپنے اپنے نظریات کے مطابق جانچا اور پرکھا اور وہ وقت بھی جلدی آیا کہ باطل پرستی اور اقتدار پرستی کی فضا چھٹی، آفتابِ حقیقت چمکا اور بقول ڈاکٹر صالحہ عابد حسین "سید احمد کی بدولت قوم کو شاعر مل گیا اور شاعر کو قوم۔" وقت کے بہتے دھاروں کے ساتھ معاشرے کی صورت حال بگڑتی جارہی تھی۔ ان حالات میں ملک کے دو مشہور مصلحین نے مسلمانوں کا ہاتھ تھاما۔ سرسید نے قوم کے دامن پر انگریزوں کا لگایا ہوا غداری کا داغ دھویا اور حالی نے مسدس کے ذریعے عوام کو خوابِ غفلت سے جگایا۔ شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں کہ:

"ظاہر ہے کہ جس نظم نے سات کروڑ آدمیوں کی قسمت بدل دی ہو اس کی اہمیت کس قدر ہوگی اور اس میں شک نہیں کہ مسدس دنیا کی پانچ سات اہم ترین طویل نظموں میں سے ہے۔ حالی اگر قوم کا یہ مرثیہ لکھ دیتے اور اس کے علاوہ کچھ نہ کرتے تب بھی قوم کے محسنوں میں ان کا شمار سرسید اور محسن الملک کے ساتھ ہوتا۔"(2)

قومی اصلاح کا کام سرسید کے لیے آندھی میں چراغ جلانے کا کام تھا' تاہم اس چراغ کی حفاظت میں کئی پروانے سامنے آئے۔ جس وقت تجدیدِ ملت کی تحریک شروع ہوئی۔ مخالفت اور موافقت کا طوفان امڈ آیا۔ سرسید کے مختلف رفقا و انصار بھی شامل تحریک ہوئے، گو طعنۂ اغیار سہتے رہے لیکن کسی کی جبینِ شوق پر مطلق بل نہ آیا۔ حالی نے اس تحریک کو بہت غور و فکر اور فہم و بصیرت کے ساتھ ملاحظہ کیا اور تحریک کے نصب العین کو دیرینہ خوابوں کی تعبیر کہا۔ قومی تہذیب و تمدن کے تار و پود کو مرتب کرنے میں حالی نے عملی حیثیت سے مفید اور دیرپا خدمات انجام دیں۔ مسلمان قوم کو سید احمد کے عزائم میں اپنے ماضی کی عظمت نظر آئی اور حالی کو شفیق خضرِ راہ۔ سرسید کی توجہ سے حالی نقیبِ قوم اور علوم جدیدہ کے علم بردار بنے۔ اس طرح حالی کو مشیر مل گیا اور سرسید کو 'سعدیٔ ہند'۔

محسنانِ قوم سے استفادہ اور مغرب سے واقفیت نے حالی کے فکری قرطاس پر دوررس اثرات مرتب کئے۔ لاہور بک ڈپو میں ملازمت کے دوران مغربی افکار و ادب کی روشنی سے وہ بے حد متاثر ہوئے۔ حالی' میتھیو آرنلڈ کی ادبی توازن کو پسند کرتے تھے۔ آرنلڈ انگریزی ادب کو یورپ کی جملہ ثقافت سے ہم آہنگ کرنا چاہتا تھا۔ اسی طرح حالی بھی اردو ادب کو ہندوستان کی ہمہ گیر ثقافت کا نمونہ بنانا چاہتے تھے' چناں چہ وہ اس ہمہ مقصدی کام میں جٹ گئے۔ کہا جاتا ہے کہ ماحول ادیب کو بناتا، سنوارتا ہے لیکن جب ماحول میں بگاڑ آجائے تو ادیب ہی ماحول کی از سرِ نو تعمیر میں مدد کرتا ہے۔ حالی کے لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ ماحول نے حالی کو پیدا کیا اور بدلے میں انہوں نے حسین اور صاف ستھرا ادب ورثہ میں چھوڑا۔ حالی پہلے نقاد ہیں جنہوں نے تجربات میں فرق کرنا سکھلایا، ادبی قدروں کا احساس دلایا۔ تاریخی و تنقیدی شعور، بالیدگی تفکر، احساس، ماحول، سادگی اور تہذیبی افکار ان کی ترقی پسندی کے زوردار نعرے تھے۔ مسدس کے بعد انہوں نے بہت سی اور نظمیں لکھیں جن میں حقیقت کے دفتر پنہاں ہیں۔ 1893 میں حالی نے "مقدمۂ شعر و شاعری" کے ذریعے تنقید کی بنیاد ڈالی۔ معیار، اصول و ضوابط ترتیب دیئے' مگر اہلِ قلم کا ایک طویل سلسلۂ مضامین "مقدمہ" کے خلاف نکلتا رہا۔ جو بے تکے مہمل اعتراضات سے بھرا پھکڑپن اور پھبتیوں کا لگاتار سلسلہ تھا۔

ابتر ہمارے حملوں سے حالی کا حال ہے
میدان پانی پت کی طرح پائمال ہے

اسی طرح "دلّی دلّی کیسی دلّی' پانی پت کی بھیگی بلّی"، جیسے خرافات حالی خاموشی سے سنتے رہے لیکن ایک لفظ بھی زبان سے نہ نکالا۔ ان کا جواب ایک ہی تھا۔

کیا پوچھتے ہو کیوں کر سب نکتہ چیں ہوئے چپ
سب کچھ کہا انہوں نے پر ہم نے دم نہ مارا

بالآخر ایک وقت آیا کہ نکتہ چینوں کی زبانیں بند ہو گئیں اور وہ جو ان کو شاعر نہیں مانتے تھے' بتدریج ان کی تقلید کرنے لگے۔ بقولِ حالی

ع غل تو بہت یاروں نے مچایا پر گئے اکثر مان ہمیں

حسرت موہانی نے جب علی گڑھ سے "اردوئے معلی" جاری کیا تو مولانا حالی کی شاعری پر اعتراضات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مولانا جب علی گڑھ گئے' تب مولانا زین العابدین نے انکو کچھ پرچے اردوئے معلی کے عمداً پڑھ کر سنائے جس میں حالی کو مخربِ زبان لکھا گیا تھا۔ حالی ذرا مکدر نہ ہوئے اور مسکرا کہ فرمایا" نکتہ چینی اصلاحِ زبان کا بہترین ذریعہ ہے اور یہ کچھ عیب میں داخل نہیں" ان کی زبان سے کبھی کوئی سبک یا غیر مہذب لفظ نہ نکلا جو کسی فرد یا فرقے کی دل آزاری کا باعث ہو۔ حالی میں حد درجہ رواداری تھی۔ تعصب نام کو نہ تھا۔ غرض معترض لوگوں نے جلد ہی حالی کی تنقید نگاری کا لوہا مانا۔ بقول آلِ احمد سرور' ہماری شاعری دل والوں کی دنیا تھی۔ حالی نے مقدمہ شعر و شاعری کے ذریعے اسے ایک ذہن دیا۔ عصرِ حاضر کی تنقید اسی ذہنی قیادت کے ذریعے چل رہی ہے۔ آرنلڈ کے علاوہ وڈسورتھ کے نقشِ قدم پر چل کر حالی نے قومی ادب میں ہمہ گیر آفاقیت کے نقوشِ صالحہ ورثے میں چھوڑے۔ یہ ورثہ عظیم نہیں بلکہ عظیم تر ہے۔ حالی نے اصلاح و تنقید کے میدان کے علاوہ پرخلوص نگارشات کا ایسا دلکش مرقع چھوڑا ہے جس میں فطری، قومی اور اخلاقی شاعری کا شمار ہوتا ہے۔ جس کی عمدہ مثال انکی قومی و فلاحی نظمیں ہیں۔ جو بقول مولانا ابوالکلام "آزاد سورج کی چمکتی پیشانی، چاند کا ہنستا ہوا چہرہ، ستاروں کی چمک، درختوں کا رقص، پرندوں کا نغمہ، آبِ رواں کا ترنم، پھولوں کی رنگینی، اور دلکش مناظر کی دلکش ادائیں اپنی اپنی جلوہ طرازیاں رکھتی ہیں"۔

حالی نے فطری شاعری پر زور دیا اور خیال و جذبے کو شاعری کا معیار قرار دیا۔ مبالغہ اور مضمون آفرینی کی روش سے ہٹ کر سادگی اور فکری وحدت کا نمونہ پیش کیا۔ فلسفیانہ استدلال، ملی درد اور اصلیت کو حصولِ شاعری ٹھہرایا۔ جس وقت ادب روایت کے اندھیروں اور فکری افلاس کی تاریکیوں میں قید تھا' حالی نے ندرتِ فکر اور جدتِ بیان کی مشعلیں روشن کیں۔ حالی قدرت کے نظاروں سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے لہٰذا فطرت کے نقیب بن کر بھی سامنے آئے۔ بہار کا موسم، پھاگن کا مہینہ، آم کا بور، کوئل کی کوک، پپیہے کی صدائیں حالی کو یکساں عزیز تھیں۔ پانی پت میں قیام کے دوران حالی اکثر علی الصبح کھیتوں میں نکل جاتے۔ کاشتکاروں کو دیکھ کر متاثر ہوتے اور انکی سادگی اور جذبہ انسانیت کو سراہتے تھے۔ حالی کا خیال تھا کہ، جب صبح کو طباشیر اپنی رعنائیاں اور صباحتیں چھڑکتی ہوئی آتی ہے تو اس وقت تمام تخلیق عشرت کدے اور غربت کدے یکساں لطف اندوز ہوتے ہیں۔ کیوں کہ فطرت کبھی کسی کو محروم اور کسی کو شاد کام دیکھ کر خوش نہیں ہوسکتی۔ حالی کی مثنوی حب الوطن، مناظرہ رحم و انصاف، نظمیں برکھارت، نشاط امید، مناجاتِ بیوہ اور چپ کی داد، علم و ادب میں بڑا کارنامہ ہیں۔ ان کی فطری سادگی، الفاظ کی نشست، صفائی، اظہار بیان اور خیال کا حسن قاری کو بے اختیار کھینچتا ہے۔ نیز حالی کا خلوص دل پر اثر کرتا ہے۔ بقول منشی دیا شنکر نسیم:

"اگر کسی ادیب کو اردو ادب میں خلوص کی تلاش مقصود ہو تو اس متاعِ گم شدہ کی نشان دہی حالی ہی کے ادب میں مل سکتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حالی کی تابناک حیات نئی نسل کے لئے مینارۂ روشن کا حکم رکھتی ہے۔"(3)

مقصدی ادب کا عروج اور پیامی شاعری کی نشر و اشاعت بھی حالی کے ذریعے سے ادب میں عام ہوئی۔ 'مناجاتِ بیوہ' اور 'چپ کی داد' اس کی عمدہ مثال ہیں۔ ان نظموں میں دل کے ٹکڑے، خون کی بوندیں اور قلبِ زار کی دھڑکنیں ہیں۔ آج بھی کوئی حساس قلب بغیر آنسوؤں کا خراج عقیدت نچھاور کیے بغیر نہیں پڑھ سکتا۔ زبان سادہ، سبک اور نرم ہے۔ عورت کی جلیل القدر شخصیت، خدمت اور مصیبت کا پیش کرنا حالی ہی کا کمالِ فن ہے۔ قرآن مجید کے 'سورہ النساء' سے حالی نے استفادہ کیا اور عورت کی عظمت کو بیاں کرتے چلے گئے۔ چند منتخب اشعار اس طرح ہیں:

اے ماؤ، بہنو، بیٹیو دنیا کی عزت تم سے ہے
ملکوں کی بستی ہو تمہیں، قوموں کی عزت تم سے ہے
فطرت تمہاری ہے حیا طینت سے ہے مہر و وفا
گھٹی میں ہے صبر و رضا انسان عبارت تم سے ہے

حالی کی دوسری اصلاحی نظم "مناجاتِ بیوہ" ہندوستان میں بیوہ عورت کی حالت زار کی عکاسی کرتی ہے۔ حالی کے حساس قلب نے عورت پر ہونے والے بے جا استحصال کو محسوس کیا اور عورتوں کے حقوق دلوانے کی کوششیں کیں۔ دریں اثنا مولوی نذیر احمد کی کتاب 'ایامیٰ' کے خلاف عوامی غصہ تیز ہونے لگا ایسے نازک وقت میں حالی ہی نے لوگوں کو احکامِ قرآن سنا کر خاموش کروایا۔ اور مناجات لکھ کر ایک کم سن بیوہ کے حالات کی منظر کشی کی۔ وہ حقوقِ نسواں کے حامی تھے اور قرآن میں بیان کردہ حقوق کو بے کم و کاست نافذ کروانا چاہتے تھے۔ حالی کی قومی شاعری کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ 'حالی محبِ وطن پیدا ہوئے تھے' قدرت نے ان کے اندر اصلاح کی لازوال صلاحیت ودیعت کی تھی۔ ان میں نیکی، ہمدردی اور انسانیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ نیز غدر کے دوران اہلِ ہند کی شکست وریخت نے بھی ان کے خیالات میں تبدیلی پیدا کی۔ جس نے الطاف حسین خستہ کو الطاف حسین حالی بنا دیا۔ وطن کی صورتِ حال نے حالی کو بے چین کر دیا۔ ایسے میں انہوں نے اپنی زبان و قلم کو ہتھیار بنایا اور وطن کی تعمیر کے لئے آگے بڑھے۔ یہ بات نہایت یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ حالی سے پہلے اردو شاعری میں وطن سے ویسی محبت کا اظہار جسے ہم حبِ وطن کہ سکتے ہیں نہیں ملتا۔ دلی کی تباہی کا نقشہ اکثر شعرا کے یہاں ملتا ہے لیکن وطن سے محبت کی تڑپ پہلی بار حالی کے کلام میں ہی نظر آتی ہے۔ حبِ وطن، مناظرۂ رحم و انصاف، برکھارت، مسدس جیسی نظمیں حب الوطنی کا جذبہ رکھتی ہیں۔ برکھارت کی فضا خالص ہندوستانی ہے۔ اس نظم میں حالی نے اپنے وطن پانی پت کو یاد کیا ہے۔ غرض اس میں مقامی جذبہ غالب ہے، جبکہ حب وطن میں یہی جذبہ وسیع تر ہوکر ملکی اور قومی ہو جاتا ہے۔

بقیہ صفحہ آئندہ شمارے میں پڑھیئے۔۔

خاموش دستک (افسانہ)

سیدہ تبسم ناڈکر۔ممبئی
9870971871

بادلوں کی اوٹ میں سورج کسی پُر اسرار خواب کی ان دیکھی تعبیر بنا ہوا تھا، مدھم بارش کی ہلکی ہلکی بوندیں اسپتال کی کھڑکی کے شیشے پر کسی اداس گیت کی دھن بکھیر رہی تھیں۔۔۔ اوس زدہ شیشے کے پار لان میں نیم روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ ردا گھٹنوں پر ہاتھ رکھے چیئر پر بیٹھی دنیا ومافیا سے بے خبر باہر دیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر سکوت تھا، مگر آنکھوں کے پیچھے ایک گہرا طوفان دبک کر بیٹھا تھا۔۔۔

ڈاکٹر سارہ ہاتھ میں فائل، گردن میں سٹیتھو اسکوپ اور چہرے پر پیشہ ورانہ سنجیدگی لیے کمرے میں داخل ہوئی اور کہا۔۔۔

" میڈم، آپ کی رپورٹ تیار ہے، لیکن...... کچھ باتیں آپ کو جاننی چاہئیں۔"

ردا کے ہونٹ ذرا سے ہلے، " صاف صاف بتا دیجیے۔" ڈاکٹر نے فائل بند کر دی۔

" کچھ رپورٹس میں کمپلیکیشن ہیں۔ آپ کو اپنا بہت دھیان رکھنا ہوگا۔ کیونکہ پہلی بار۔۔ جملہ ادھورا چھوڑ ڈاکٹر خاموش ہوگئی۔ اور ردا کی نظریں کھڑکی کے باہر جم گئیں۔۔۔ بارش کی بوندوں میں دھندلے دھندلے عکس ابھرنے لگے اور وہ اپنے ماضی کے کھنڈر میں اترتی چلی گئی۔ یہ وہ دن تھا جب ردا کی زندگی میں عاصم اور زویا آئے۔

ردا ایک فلاحی اسپتال میں رضا کار کے طور پر کام کرتی تھی۔ فنڈ ریزنگ ڈنر پر وہ تینوں ایک میز پر بیٹھ گئے۔ کھانا کھاتے وقت تینوں نے ایک دوسرے سے اپنا تعارف کرایا۔

عاصم لمبے قد کا، پُر اعتماد لہجے والا شخص تھا جب کہ زویا خاموش طبع اور نازک اندام تھی۔ اس کی آنکھوں میں ایک گہری اداسی تھی۔۔ کھانے کے دوران ردا نے محسوس کیا کہ زویا بات کرتے کرتے اکثر خاموش ہو جاتی ہے، جیسے کسی خیال میں گم ہو جاتی ہو۔۔۔

ردا نے نرمی سے پوچھا، " آپ ٹھیک ہیں؟"

زویا ایک لمحہ کو رکی، پھر مسکرا کر کہا" کچھ خواب ایسے ہوتے ہیں جو کبھی پورے ہی نہیں ہوتے۔ کچھ تعبیریں ایسی ہوتی ہیں جو خوابوں کو بخشی نہیں جاتی اور ہم خواب کی آغوش میں تعبیر کا انتظار کرتے ہوئے بس جیتے رہتے ہیں۔"

ردا اس جملے کا مطلب نہ سمجھ سکی، مگر زویا کی آنکھوں میں جو نمی تھی، وہ اس کے دل میں اترتی چلی گئی۔

عاصم اور زویا ہفتے میں ایک بار اسپتال آتے تھے اور کچھ چیرٹی کر کے جاتے۔۔۔ زویا اور ردا کی دوستی آہستہ آہستہ پروان چڑھنے لگی۔

زویا ردا کے کام سے بہت متاثر ہوئی، ردا سے اس کے بارے میں جاننے کی کوشش بھی کی، لیکن ردا نے کچھ نہیں بتایا۔ مگر اس کا رہن سہن بات کرنے کا انداز، لوگوں کو سپکٹ دینے سے پتہ چلتا تھا کہ وہ اچھے گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔

ایک شام زویا نے ردا کو اپنے گھر بلایا۔

ڈائننگ ٹیبل پر چائے کے دوران زویا نے اپنے اور عاصم کے بارے میں بتایا، یہ بھی کہ سب کہ ہوتے ہوئے بھی ہمارا کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ ہم نے اپنے گھر والوں کے مرضی کے خلاف شادی کی تھی۔ اور ایک لفافہ ردا کی طرف بڑھایا۔

زویا نے ہلکی آواز میں کہا،

" یہ...... ہماری آخری امید ہے۔"

لفافہ کھولتے ہی ردا کے سامنے میڈیکل رپورٹس، قانونی دستاویزات تھے۔۔۔

عاصم نے آہستہ سے کہا،" زویا ماں نہیں بن سکتی۔ ہم نے بہت علاج کروایا، مگر ناکام رہے۔۔ ہم چاہتے ہیں کوئی ہمارے بچے کو اپنی کوکھ میں رکھے۔"

ردا نے چونک کر دیکھا،

ردا کے لبوں پر ہلکی سی طنزیہ ہنسی آئی،

" اور آپ چاہتے ہیں کہ...... وہ میں ہوں؟"

زویا کی آنکھوں میں آنسو آگئے،

" ردا! ہم بس التجا کر رہیں ہیں، تم سے ایک امید ہے۔" ردا کئی روز تک اس بات کو نظرانداز کرنے کی کوشش کرتی رہی۔

مگر ہر بار زویا کا چہرہ اور عاصم کی خاموش التجا، اور اپنی خالی زندگی کا خلا اسے گھیر لیتا۔

وہ خود بھی ایک بار ماں بنی لیکن پھر محروم ہو گئی۔ سوتیلی ماں نے بیس سال میں ہی شادی کر دی تھی۔ سال بھر کے بعد ہی وہ ماں بنی۔۔۔ مگر چھ مہینے میں ہی اس کا بچہ اللہ کو پیارا ہوگیا۔۔ دو تین برس بعد کثرتِ شراب نوشی سے شوہر کے پھیپھڑے ناکارہ ہوگئے اور وہ بھی اس دنیا سے چل بسا۔۔۔

اب اس کے سامنے ٹوٹا بکھرا سنسار، اور تنہائی کی لمبی راتیں تھیں۔۔۔ جو بیس پچیس برس کی عمر میں جب بیوگی کا دکھ اس سے برداشت نہ ہوسکا تو اس نے اسپتال میں کام کرنے کا ارادہ کر لیا تاکہ خدمتِ خلق بھی ہوسکے اور اس کا من بھی بہلا رہے۔

بہت ہی سوچنے کے بعد ایک شام اس نے زویا کو فون ملایا اور کہا، " میں تیار ہوں۔"

دوسری طرف زویا کی سسکیاں اور شکریے کے بے ربط جملے تھے۔ اور دونوں کے بیچ ایک معاہدہ طے ہوا۔ سارے پروسیجر ہوئے، ردا کی زندگی یکسر بدل گئی۔ زویا نے ردا کو اپنے گھر ہی میں رہنے کے لئے کہا تاکہ اس کی اچھی طرح دیکھ بھال ہوسکے۔

صبح کے وقت وہ باغ میں چہل قدمی کرتی، پیٹ پر ہاتھ رکھ کر لوریاں گنگناتی۔

ہر الٹرا ساؤنڈ پر زویا موجود ہوتی، ہر تصویر کو ایسے دیکھتی جیسے کسی خزانے کا نقشہ ہو۔

عاصم زیادہ بات نہ کرتا، مگر ردا کی پسندیدہ چیزیں اسے لاکر دیتا۔۔۔ یہ بچہ صرف زویا اور عاصم کا نہیں تھا۔۔۔ ردا کے لیے اس کی دھڑکن، اس کا لمس، ایک دعا بن چکا تھا۔

بارش زوروں پر تھی۔ اسپتال کے کوریڈور میں عاصم بے چینی سے ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا، زویا ہاتھ میں تسبیح تھامے دعاؤں میں مصروف تھی۔

ڈیلوری روم میں ردا کی چیخیں گونج رہیں تھیں، پھر ہلکی سی رونے کی آواز آئی۔

ردا نے آنکھیں موندے بچے کو سینے سے لگایا۔ اس کی سانسوں کی خوشبو، نرم انگلیوں کی گرفت، اور پہلی دھڑکن محسوس کی۔ اسے لگا جیسے پوری کائنات اس کی آغوش میں سمٹ آئی ہو۔ مگر پھر اچانک ایک ٹیس ایک درد کی لہر دل میں اٹھی۔۔۔ یہ بچہ اس کے پاس زیادہ دیر نہیں رہنے والا۔ کمرے کا دروازہ کھلا۔۔ زویا نے آگے بڑھ کر بچہ لینے کے لیے ہاتھ بڑھائے۔

ردا کے ہاتھ تھر تھر کانپنے لگے۔

"تمہیں معلوم ہے زویا! نو مہینے ایک ماں کے لیے کیا ہوتے ہیں؟ یہ صرف جسم کی محنت نہیں، یہ دل کا لہو ہے۔"

زویا رو پڑی" میں جانتی ہوں ردا!

"لیکن یہ میرا خواب میرا سب کچھ ہے۔۔۔ تم نے نو مہینے اپنی کھوکھ میں رکھا اور میں نو مہینے ایک پل سکون سے نہ سو سکی۔۔۔ ایک ایک پل انتظار میں گزارا ہے۔"

ردا نے بچے کے ماتھے پر ایک لمبا بوسہ دیا اور دھیرے سے اسے زویا کی گود میں رکھ دیا۔

ردا کے شب و روز یوں ہی اسپتال میں بسر ہوتے رہے۔ دن مہینے اور مہینے سال میں تبدیل ہوتے رہے۔ اچانک اسے اسپتال میں غیر متوقع شور سنائی دیا اسپتال میں شور برپا ہوا اور ردا کی یادوں کا تسلسل ٹوٹ گیا۔

کوئی اسپتال میں ایکسیڈنٹ کا کیس آیا تھا سب یہاں سے وہاں بھاگ رہے۔۔۔ گھائل لوگوں کی حالت بہت تشویش ناک تھی۔۔۔ ردا اپنی چیئر سے اٹھی اور آگے بڑھ کر دیکھنے لگی۔۔۔ اس کی نظر خون سے لت پت چہروں پر پڑی تو وہ چکرا کر نیچے بیٹھ گئی۔۔۔ خود کو سنبھالا اور کھڑی ہوئی۔ یہ زویا اور عاصم تھے۔ عاصم نے جائے حادثہ پر ہی دم توڑ دیا۔ زویا کی سانسیں آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔ ردا زویا کے قریب جاکر اسے آواز دینے لگی۔۔۔

" زویا آنکھیں کھولو۔۔۔ دیکھو میں ردا ہوں۔"

زویا نے جیسے ردا سنا ہلکی سی آنکھیں کھلی، ردا۔۔۔ ردا۔ میرا بچہ انعام کہاں ہے؟ کانپتی اٹکتی آواز میں کہا، ردا نے دیکھا ایک اسٹیچر پر بچہ بے ہوش پڑا تھا۔ وی بچے کی طرف بھاگی، اسے سر پر گہری چوٹ لگی تھی باقی ہلکی چھوٹیں آئی تھیں۔۔۔ ڈاکٹر دیکھ رہے تھے۔

کچھ ڈاکٹرس زویا کو آپریشن تھیٹر لے جارہے تھے۔۔ زویا نے ردا کو آواز دینا چاہی مگر درد سے وہ بول نہیں پارہی تھی۔۔۔ ڈاکٹر نے ردا کو آواز دی، ردا بھاگ کر زویا کے پاس آئی۔

زویا نے ٹوٹتی ہوئی سانسوں سے آہستہ سے کہا

" ردا میں انعام کو تمہیں سونپ رہی ہوں۔ تم نے نو ماہ اپنی کوکھ میں رکھا اور میں نے نو سال اس کو پالا پوسا۔۔۔ تم بھی ماں ہو۔۔۔ میں بھی ماں ہوں۔۔۔ میں نے محبت کی، پرورش کی، تم نے جنم دیا، آج پالنے والی ہار چکی ہے۔۔۔ مگر کوکھ جیت گئی۔۔۔

تم جیتی، میں ہاری، انعام اب تمہاری ذمہ داری۔۔۔ اتنا کہتے ہی زویا کی آنکھیں ہمیشہ کے لیے بند ہوگئیں۔

ردا نے انعام کو سینے سے لگا لیا۔۔۔ ایسا لگا جیسے برسوں سے خاموش اس کے دل پر ممتا نے ایک بار پھر دستک دے دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

غزل

ذکی طارق بارہ بنکوی

مستقل بننا نہ تھا جب وہ ٹھکانہ دل کا
ایسے آنے سے تو بہتر تھا نہ آنا دل کا
ہم نے تو نذرِ خزاں کر دیا اک اک غنچہ
بخت میں تھا ہی نہیں اپنے، سجانا دل کا
آج تنہائی کی ظلمات میں لپٹے ہیں وہ
جن کا شیوہ تھا سرِعام لٹانا دل کا
اب تو صیاد بھی روتا ہے مری حالت پر
پڑ گیا اس کو بہت بھاری نشانہ دل کا
اس میں تو ڈوب گئی آکے خدائی ساری
کتنی وسعت ہے لیے چھوٹا سا خانہ دل کا
دہر کی تنگی داماں کا گلہ کیا کیجے
خود ہی محدود رہا ہو جو زمانہ دل کا

☆☆☆☆☆

غزل

نیازؔ جیراجپوری

آ کے لے جانا ہے فِطرت موت کی
ہے مُصدّق یہ حقیقت موت کی
آج کَل پرسوں کوئی دِن کوئی پَل
پیش آئے گی صُعوبت موت کی
مول بھاؤ کا کوئی اِمکاں نہیں
زِندگانی ہی ہے قیمت موت کی
حوصلہ جُرأت لیری عزم سے
توڑی جا سکتی ہے ہمّت موت کی
کینسر سے دَم بدم لڑتے ہُوئے
پڑ گئی ہے مجھکو عادت موت کی
"کُلُّ نفسٍ ذائقۃُ الموت" سے
آشکارا ہے متانت موت کی
کب تلک اِسکو سنبھالو گے نیازؔ
زِندگی تو ہے امانت موت کی

☆☆☆

غزل

خواجہ پرویز

دل ویراں ہے، تیری یاد ہے، تنہائی ہے
زندگی درد کی بانہوں میں سمٹ آئی ہے
مرے محبوب زمانے میں کوئی تجھ سا کہاں
تیرے جانے سے میری جان پہ بن آئی ہے
ایسا اجڑا ہے امیدوں کا چمن تیرے بعد
پھول مرجھائے، بہاروں پہ خزاں چھائی ہے
چھا گئے چاروں طرف اندھیرے سائے
میری تقدیر میرے حال پہ شرمائی ہے

☆☆☆

کتبو بریانی

(افسانہ)

عقیل خان بیاولی
جلگاؤں

شہر سے کچھ دور ایک چھوٹی سی بستی میں قطب الدین تعلیم یافتہ نوجوان رہتا تھا۔ اسے علم و ادب سے گہرا شغف تھا۔ کتابوں کی خوشبو، لفظوں کی مہک اور خیالات کی دنیا اسے ہمیشہ اپنی طرف کھینچتی تھی۔ وہ اکثر روزگار کی تلاش میں ضلع کے صدر مقام آتا جاتا رہتا تھا۔ اس دوران اس نے شہر کی گہما گہمی، بازاروں کی رونق اور کاروبار کی وسعت کو قریب سے دیکھا تھا۔

لیکن اس کے دل میں ایک عجیب سا خیال گھر کر گیا تھا۔ وہ سوچتا کہ جب شہر میں اتنی دکانیں، اتنے کاروبار اور اتنے مواقع موجود ہیں تو اس کی اپنی بستی میں بھی کوئی ایسا کاروبار کیوں نہ ہو جو لوگوں کی ضرورت بھی پوری کرے اور اسے باعزت روزگار بھی فراہم کرے۔

اس کی بستی کوئی معمولی بستی نہ تھی۔ یہاں مدارس تھے، مساجد تھیں، اسکول اور کالج تھے۔ تعلیم یافتہ افراد کی خاصی بڑی تعداد آباد تھی۔ گلیوں میں طلبہ کے جتھے دکھائی دیتے، کہیں اساتذہ کی محفلیں جمتیں، کہیں اہلِ علم کی گفتگو ہوتی۔ بظاہر یہ علم و شعور کا ایک آباد مرکز تھا۔

مگر شام ڈھلتے ہی اس بستی کا ایک دوسرا منظر بھی سامنے آتا۔ چائے خانوں پر رونق بڑھ جاتی، ہوٹلوں میں بھیڑ لگ جاتی، بریانی اور کباب کے مراکز پر گاہکوں کی قطاریں دکھائی دیتیں۔ کہیں شوارمے کی خوشبو لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی تو کہیں چائنیز کھانوں کے نام پر نوجوانوں کا ہجوم جمع ہوتا۔ پان، گٹکے، عطر، کپڑے، جوتے، چپل، کرانے اور ڈرائی فروٹ کی دکانیں بھی خوب چل رہی تھیں۔ رات گئے تک بازار کی چہل پہل جاری رہتی۔

قطب الدین ان مناظر کو بڑے غور سے دیکھتا اور دل ہی دل میں سوچتا کہ آخر ایسا کون سا کاروبار شروع کیا جائے جس میں مقابلہ کم ہو اور ترقی کے امکانات زیادہ ہوں۔ اس نے باقاعدہ سروے شروع کیا۔ جب کبھی بستی آتا، بازار کا چکر لگاتا، دکانوں کا جائزہ لیتا اور لوگوں کی دلچسپی کا اندازہ لگاتا۔ کئی دنوں کی سوچ بچار کے بعد اس کے ذہن میں ایک خیال بجلی کی طرح کوندگیا۔ "کتابوں کی دکان!"

اس نے خود سے کہا،" یہاں ہر چیز کی دکان ہے، مگر کتابوں کی نہیں۔ بستی میں کالج ہیں، مدارس ہیں، اساتذہ ہیں، پروفیسر ہیں، ادیب ہیں، شاعر ہیں۔ پڑھنے لکھنے والوں کی کمی نہیں۔ اگر میں ایک اچھی کتابوں کی دکان کھول دوں تو کاروبار بھی چلے گا اور علم و ادب کی خدمت بھی ہوگی۔" اسے اپنا فیصلہ بے حد معقول معلوم ہوا۔ اس نے تصور ہی تصور میں اپنی دکان کو کامیاب دیکھ لیا۔ اسے یقین تھا کہ اہلِ علم کی اس بستی میں کتابوں کے قدردانوں کی کمی نہیں ہوگی۔

چنانچہ اس نے ایک ایجنٹ کی مدد سے بھرے پُرے چوک میں کرائے پر ایک دکان لے لی۔ اپنی جمع پونجی لگائی، کچھ قرض لیا، الماریاں بنوائیں اور مختلف ناشرین سے رابطہ کر کے کتابیں منگوائیں۔ مذہب، تاریخ، ادب، شاعری، افسانہ، ناول، بچوں کے ادب اور نصابی ضروریات سے متعلق کتابوں کا اچھا خاصا ذخیرہ جمع ہوگیا۔ آخر افتتاح کا دن بھی آگیا۔

دکان کے باہر خوب صورت بینر آویزاں تھا۔ افتتاحی تقریب میں بستی کے معززین، اساتذہ، پروفیسر، ڈاکٹر، انجینئر، علماء، شعراء اور ادباء بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ کسی نے مبارک باد دی، کسی نے قطب الدین کی علمی ذوق کی تعریف کی، کسی نے اسے بستی کے لیے نیک شگون قرار دیا۔ چائے کے دور چلے، کرسیاں بھرتی رہیں، تصاویر بنتی رہیں اور مبارک بادوں کا سلسلہ جاری رہا۔ قطب الدین پھولا نہ سمارہا تھا۔

وہ سوچ رہا تھا کہ جب افتتاح کے اعلان پر اتنی بڑی تعداد میں لوگ آگئے ہیں تو کتابیں خریدنے والوں کی تعداد کا اندازہ ہی کیا ہوگا! اسے محسوس ہوا جیسے اس کے کاروبار کی بنیاد نہیں، کامیابی کی عمارت تعمیر ہو چکی ہے۔ مگر زندگی کے بعض سبق تقریبات کے شور میں نہیں، خاموشی کے طویل وقفوں میں سمجھ میں آتے ہیں۔

افتتاح کے بعد پہلا دن گزرا، دوسرا گزرا، پھر ہفتہ گزر گیا۔ دکان کی الماریوں میں کتابیں اپنی جگہ سجی رہیں۔ ان کے سرورق خاموشی سے گزرنے والوں کو دیکھتے رہے، مگر کوئی خریدار نہ آیا۔

کبھی کوئی استاد تشریف لاتے، کتابوں پر سرسری نگاہ ڈالتے، دو چار ورق پلٹتے اور کہتے،" بہت اچھا کام شروع کیا ہے، قطب الدین صاحب! اللہ برکت دے۔" پھر وہ پان کی دکان یا چائے خانے کی طرف روانہ ہوجاتے۔ کوئی شاعر آتا تو نئی کتابوں کے نام پوچھتا، کوئی ادیب کسی معروف مصنف کا حوالہ دیتا، کوئی پروفیسر علمی ذوق پر گفتگو کرتا۔

بعض لوگ تو اتنی دیر تک کتابوں کے صفحات الٹتے پلٹتے کہ قطب الدین کو امید ہونے لگتی کہ اب ضرور کوئی کتاب خریدی جائے گی۔ لیکن گفتگو ختم ہوتے ہی سب کے قدم دکان سے باہر کی طرف اٹھ جاتے۔ کتابیں پھر خاموش ہو جاتیں۔

قطب الدین نے دکان میں دو تین کرسیاں رکھ دیں۔

بقیہ صفحہ ۳ پر۔۔۔

روزنامہ
ورقِ تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
14 Oct. 2026

صفحہ ۲؍سے آگے۔۔

کتبو بریانی

(افسانہ)

اخبار بھی منگوانا شروع کر دیا تاکہ آنے والوں کو بیٹھنے اور پڑھنے کی سہولت رہے۔ حالاں کہ اخبار کا ماہانہ خرچ بھی اس کے لیے آسان نہ تھا، مگر اس نے اسے کاروبار میں سرمایہ کاری سمجھا۔

اب دکان پر لوگ آنے لگے۔ کرسیاں بھرنے لگیں۔ اخبار پڑھا جانے لگا۔ ملکی سیاست، عالمی حالات، مہنگائی، حکومت اور سماجی مسائل پر بحثیں ہونے لگیں۔ کوئی سرخی پڑھ کر دوسرے کو سناتا، کوئی اداریے پر تبصرہ کرتا، کوئی کسی خبر سے اختلاف کرتا۔ قطب الدین خوش ہوتا کہ چلو، دکان میں رونق تو ہوئی۔ لیکن اس رونق کا کتابوں سے کوئی خاص تعلق نہ تھا۔

لوگ آتے، اخبار پڑھتے، سلام دعا کرتے، چائے پینے کا پروگرام بناتے اور رخصت ہو جاتے۔ کسی کو کتاب خریدنے کی جلدی نہ تھی۔ یوں اس کی دکان رفتہ رفتہ کتابوں کی دکان سے زیادہ مفت مطالعہ گاہ اور دوستوں کی بیٹھک بنتی جا رہی تھی۔ ایک مہینہ گزرا۔ پھر دوسرا مہینہ بھی گزر گیا۔ چند کتابیں فروخت ہوئیں، وہ بھی اتفاقاً۔ دوسری طرف دکان کا کرایہ، گھر کے اخراجات اور ادھاری رقم اس کے لیے پریشانی کا باعث بننے لگے۔ وہ اکثر دکان میں بیٹھا باہر کے منظر کو دیکھتا رہتا۔ سامنے چائے خانے پر لوگوں کا ہجوم تھا۔ بریانی کی دیگیں کھل رہی تھیں۔ کباب سینٹر پر دھواں اٹھ رہا تھا۔ نوجوان اپنے دوستوں کے ساتھ کھانوں پر خرچ کر رہے تھے۔ چند قدم کے فاصلے پر لوگ سینکڑوں روپے کی بریانی، کباب اور چائنیز کھانے خرید رہے تھے، مگر اس کی دکان میں رکھی چند سو روپے کی کتاب خریدنے والا کوئی نہ تھا۔ اسے حیرت ہوتی کہ یہ وہی بستی ہے جہاں تعلیم یافتہ لوگوں کی کثرت ہے، جہاں ہر دوسرے شخص کے نام کے ساتھ کوئی نہ کوئی علمی یا پیشہ ورانہ نسبت جڑی ہوئی ہے۔ پھر کتابوں کے لیے لوگوں کے پاس نہ وقت تھا، نہ ضرورت، نہ شاید بجٹ! وہ کبھی خود کو ملامت کرتا کہ شاید کاروبار کا انتخاب غلط ہو گیا۔ کبھی سوچتا کہ ابھی ہمت نہیں ہارنی چاہیے؛ علم و ادب کی قدر کرنے والے لوگ ضرور آئیں گے۔ لیکن امید بھی آخر کب تک خالی جیب کا سہارا بنتی؟ اسی کشمکش میں دن گزرتے رہے۔

ایک شام مغرب سے کچھ پہلے اس کا پڑوسی رجو گھبرایا ہوا دکان میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر پریشانی نمایاں تھی۔ ”ارے کتبو! بڑی مصیبت ہو گئی۔ میرے ایک رشتے دار کا انتقال ہو گیا ہے۔ مجھے ابھی گاؤں جانا پڑے گا۔ بریانی اور کباب تیار ہیں۔ اتنا مال گھر لے جا کر کیا کروں گا؟ تم ایسا کرو کہ یہیں فروخت کر دو۔ جو پیسے ملیں، حساب کر لینا۔ کچھ تم رکھ لینا، باقی مجھے دے دینا۔ نقصان ہوا تو کوئی بات نہیں۔ جو بچے، گھر لے جانا۔ بس، آج رات کھانا مت بنوانا۔ گھر والوں کو کہہ دینا کہ بریانی لے کر آ رہے ہو۔“ قطب الدین نے ایک لمحے کے لیے رجو کی طرف دیکھا۔ پھر اس کی دکان کی خالی الماریاں، خاموش کتابیں اور ویران گاہک کاؤنٹر اس کی نگاہوں کے سامنے گھوم گئے۔ اس نے سوچا، چلو کسی کی مشکل میں کام آنا بھی اچھی بات ہے۔ ”اچھا بھائی، تم فکر نہ کرو۔ میں دیکھ لیتا ہوں۔“

رجو نے بریانی کا بورڈ، پلیٹیں، پارسل کے لفافے اور دیگر ضروری سامان اس کے حوالے کیا اور جلدی میں روانہ ہو گیا۔ قطب الدین نے دکان کے باہر ایک کاغذی بینر لگایا۔ اس پر بڑے بڑے حروف میں لکھا۔ ”لذیذ بریانی.... خصوصی رعایتی نرخوں پر!“ بس پھر کیا تھا! جو لوگ روزانہ اس کی دکان کے سامنے سے بے اعتنائی کے ساتھ گزر جاتے تھے، آج وہیں قدم روکنے لگے۔ کسی نے بورڈ پڑھا، کسی نے قیمت پوچھی، کسی نے دوست کو آواز دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے چند لوگ جمع ہوئے، پھر مجمع بڑھنے لگا۔ بریانی کی خوشبو پھیلی تو آس پاس کے محلوں تک خبر پہنچ گئی۔ ”ارے، آج کتبو کی دکان پر بریانی مل رہی ہے! وہ بھی رعایتی قیمت پر!“ کچھ ہی دیر میں قطب الدین کے کاؤنٹر پر گاہکوں کا ہجوم تھا۔ کوئی دو پلیٹ لے رہا تھا، کوئی چار۔ کوئی گھر کے لیے پارسل بنوا رہا تھا، کوئی وہیں کھڑے کھڑے کھانے لگا تھا۔ ایک گھنٹے کے اندر سارا مال فروخت ہو گیا۔ قطب الدین نے حساب لگایا تو اس کے چہرے پر مدتوں بعد مسکراہٹ آئی۔ اس روز اس نے اتنی رقم کمائی تھی جتنی کتابوں کی دکان سے کئی دنوں میں بھی حاصل نہ ہوئی تھی۔ گھر پہنچا تو بیوی نے پوچھا، ”بریانی کہاں ہے؟ آپ تو کہہ رہے تھے کہ آج بریانی لے کر آئیں گے!“

وہ ہنس پڑا۔ ”بریانی ختم ہو گئی۔ ایک دانہ بھی نہیں بچا!“ بیوی نے حیرت سے دیکھا۔ قطب الدین نے سارا قصہ سنایا۔ وہ بھی خوش ہوئی، مگر دونوں کو یہ اندازہ نہ تھا کہ ایک اتفاق ان کی زندگی کا رخ بدلنے والا ہے۔ اگلے دن مغرب کے قریب قطب الدین دکان پر بیٹھا تھا کہ دو نوجوان آئے۔ ”کتبو بھائی، آج بھی بریانی ملے گی؟“ اس نے مسکرا کر جواب دیا، ”نہیں بھائی، کل تو پڑوسی رجو کا مال تھا۔ آج میری دکان پر کتابیں ہی ملیں گی۔“ نوجوان مایوس ہو کر چلے گئے۔ کچھ دیر بعد ایک اور شخص آیا۔ اس نے بھی بریانی کے متعلق پوچھا۔ پھر دو اور لوگ آئے۔ کوئی قیمت دریافت کرتا، کوئی رعایت کی امید لگاتا، کوئی پوچھتا کہ کل کس وقت ملے گی۔ قطب الدین ہر ایک کو یہی جواب دیتا رہا کہ بریانی کا کاروبار اس کا نہیں، وہ تو کتابیں فروخت کرتا ہے۔ لیکن ان سوالوں نے اس کے ذہن میں ایک نیا دروازہ کھول دیا تھا۔ رات کو گھر لوٹا تو دیر تک خاموش بیٹھا رہا۔ بیوی نے اس کی پریشانی محسوس کی۔

”کیا بات ہے؟ آج پھر کوئی کتاب نہیں بکی؟“ اس نے تلخی سے مسکراتے ہوئے کہا، ”کتاب تو جیسے اس بستی کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ البتہ بریانی کی طلب میں کوئی کمی نہیں۔ آج بھی کئی لوگ پوچھنے آئے تھے۔“ بیوی کچھ دیر سوچتی رہی، پھر بولی، ”آپ نے بتایا تھا کہ رجو بھائی کی بریانی ایک ہی گھنٹے میں فروخت ہو گئی تھی۔ اگر ہم خود کوشش کریں تو کیا حرج ہے؟ مجھے روایتی چولھے پر بریانی بنانی آتی ہے۔ کچھ اور بھی سیکھ لوں گی۔ آپ دکان پر بریانی کا انتظام کیجیے۔ کتابیں بھی رہنے دیجیے، شاید کوئی نہ کوئی خریدنے لگے۔ اگر کاروبار چل پڑا تو اچھی بات ہے، ورنہ دکان تو ویسے بھی خالی کرنے کا سوچ ہی رہے ہیں۔“ قطب الدین نے بیوی کی طرف دیکھا۔ اسے اس تجویز میں کاروبار سے زیادہ اپنی مجبوری کا جواب نظر آیا۔ بہت سوچ بچار کے بعد اس نے حامی بھر لی۔ جمعہ کے دن سے دکان پر ایک نیا بورڈ لگ گیا:

”کتبو کی روایتی چولھے والی بریانی؛ منفرد ذائقے کے ساتھ!“

اس روز اس کی بیوی نے گھر سے بریانی تیار کر کے بھیجی۔ قطب الدین نے کتابوں کی چند الماریاں ایک طرف کر دیں، کاؤنٹر کے پاس پارسل رکھنے کی جگہ بنائی اور بریانی فروخت کرنے لگا۔

نتیجہ وہی نکلا جس کا اسے اندازہ ہو چکا تھا، مگر اس بار حیرت کی شدت زیادہ تھی۔ گاہکوں کی قطار لگ گئی۔ کسی نے ذائقے کی تعریف کی، کسی نے روایتی چولھے کی خوشبو کو پسند کیا، کسی نے اگلے دن کے لیے پیشگی آرڈر دے دیا۔ چند ہی دنوں میں ”کتبو کی بریانی“ آس پاس کے محلوں میں مشہور ہو گئی۔

اب قطب الدین کو دکان میں بیٹھ کر گاہکوں کا انتظار نہیں کرنا پڑتا تھا۔ وہ صبح سے شام تک مصروف رہتا۔ کبھی چاول اور مصالحوں کا حساب، کبھی پارسل کی تیاری، کبھی گاہکوں کی فرمائشیں، کبھی نئے آرڈروں کی بکنگ۔ بیوی باورچی خانے میں مصروف رہتی اور قطب الدین دکان سنبھالتا۔ جس کاؤنٹر پر کبھی کتابوں کے خریدار کی راہ دیکھی جاتی تھی، اب وہاں بریانی کے پارسل سجتے تھے۔ جن کرسیوں پر کبھی اخبار پڑھنے والے مفت خوراک کی طرح مفت مطالعے سے لطف اندوز ہوتے تھے، اب ان پر گاہکوں کے آرڈر لکھے جاتے تھے۔ وقت گزرتا گیا۔ کاروبار بڑھتا گیا۔ رمضان المبارک آیا تو طلب میں مزید اضافہ ہو گیا۔ افطار سے سحری تک کے آرڈر ملنے لگے۔ قطب الدین نے ایک نیا بورڈ بنوایا: ”رمضان اسپیشل؛ افطار تا سحری بریانی اور دیگر لذیذ پکوان دستیاب ہیں۔“

چند برسوں میں اس کا کاروبار اس قدر چل نکلا کہ اس نے اپنے والدین اور بھائی کو بھی معلم کالونی میں منتقل کر لیا۔ گھر کے حالات بہتر ہو گئے، قرض اتر گیا اور اس کے چہرے پر اطمینان لوٹ آیا۔

اب بستی میں اسے کوئی قطب الدین کے نام سے کم ہی پکارتا تھا۔ ہر زبان پر ایک ہی نام تھا: ”کتبو بریانی والا!“ کوئی اسے ”کتبو خانساماں“ کہتا، کوئی اس کی بریانی کی تعریف کرتا، کوئی اپنے مہمانوں کے لیے خصوصی آرڈر دیتا۔ اس کی دکان کے باہر روزانہ رونق رہتی۔ شام ہوتے ہی خوشبو دور تک پھیل جاتی اور گاہکوں کا تانتا بندھ جاتا۔ ایک دن ایک پرانے شناسا ادیب اس کی دکان پر آئے۔ انہوں نے بریانی کا پارسل لیا، پھر اچانک ان کی نظر کونے میں رکھی کتابوں کی چند پرانی الماریوں پر پڑی۔ ”ارے قطب الدین! یہ کتابیں اب بھی تمہارے پاس ہیں؟“

قطب الدین نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، ”جی صاحب! کچھ تو اب بھی موجود ہیں۔“ ادیب نے ایک کتاب اٹھائی، اس کے صفحات پلٹے اور پوچھا، ”کتنی کی ہے؟“

قطب الدین نے قیمت بتائی۔

ادیب نے جیب سے پیسے نکالے اور کتاب خرید لی۔ پھر ہنستے ہوئے بولے، ”دیکھو بھئی، آج تو میں نے بریانی کے ساتھ کتاب بھی خرید لی!“

قطب الدین بھی ہنس دیا، لیکن اس کی ہنسی میں ایک ایسی کسک تھی جسے شاید وہ خود بھی پوری طرح بیان نہ کر سکتا تھا۔

ادیب صاحب کے جانے کے بعد وہ دیر تک اس کتاب کو دیکھتا رہا۔ پھر اس کی نگاہ دکان کے باہر لگی بریانی کی قطار پر پڑی۔ ایک طرف خوشبو، ذائقہ، بھاپ اور گاہکوں کا شور تھا؛ دوسری طرف الماریوں میں خاموش پڑی کتابیں، جن کے صفحات میں احادیث اقوال زریں، زندگی کے تجربے، انسانی تہذیب، فکر کی روشنی اور زمانوں کا علم محفوظ تھا۔ اس نے دل ہی دل میں سوچا، ”عجیب بستی ہے! یہاں پیٹ کی بھوک کے لیے ہر شخص بے قرار ہے، مگر ذہن کی بھوک کا احساس کتنے لوگوں کو ہے؟ بریانی کی خوشبو لوگوں کو دور سے کھینچ لاتی ہے، مگر کتابوں کی خوشبو شاید کسی کو محسوس ہی نہیں ہوتی۔ چاول کے دانوں کی قیمت سب کو معلوم ہے، مگر علم کے موتیوں کی قدر کون جانے؟“

اسی لمحے ایک نوجوان آیا اور پوچھنے لگا، ”کتبو بھائی، آج بریانی میں کون سا مصالحہ ڈالا ہے؟ ذائقہ لاجواب ہے!“

قطب الدین نے اسے خوش دلی سے جواب دیا، ”بیٹا، ذائقے کا راز محنت اور مناسب مصالحے میں ہے۔“

نوجوان نے دوسرا سوال کیا، ”اچھا، کل بھی یہی بریانی ملے گی نا؟“

”ضرور ملے گی!“ قطب الدین نے کہا۔ نوجوان مطمئن ہو کر چلا گیا۔ قطب الدین کی نظر پھر کتابوں پر پڑی۔ اس نے ایک کتاب اٹھائی، گرد جھاڑی اور الماری میں رکھ دی۔

دکان کے باہر آواز گونجی: ”کتبو بھائی! پانچ پارسل تیار کر دو!“ وہ فوراً اٹھا اور کام میں لگ گیا۔ اس روز بھی بریانی کی دیگ خالی ہو گئی، پارسل ختم ہو گئے، گاہک مطمئن ہو کر گھروں کو لوٹ گئے۔ مگر کتابوں کی الماری میں رکھی کتابیں بدستور اپنی جگہ موجود رہیں۔ ان کے صفحات میں ایک پوری دنیا آباد تھی، لیکن اس دنیا میں داخل ہونے کے لیے کسی نے دروازہ نہیں کھٹکھٹایا۔ اور یوں علم و ادب کی تاریخی بستی میں، شاہی مساجد کے شہر میں سالک و مجذوب کے قدموں میں آباد بستی جہاں کتابوں کے خریدار نہیں تھے، بریانی کا کاروبار دن دگنی رات چوگنی ترقی کرنے لگا۔

قطب الدین نے روزگار تو پا لیا تھا، مگر اس کی دکان کی خاموش کتابیں آج بھی ایک سوال بن کر کھڑی تھیں۔ کیا ہم نے اپنی بھوک کی فکر کرتے کرتے اپنے شعور کی بھوک کو بھلا دیا ہے؟ کیا ہماری ترجیحات میں ذائقے کی اہمیت اتنی بڑھ گئی ہے کہ فکر، مطالعہ اور علم کی قدر گھٹتی جا رہی ہے؟ شاید اس بستی کو بریانی کی نہیں، کتابوں کی بھی ضرورت تھی؛ فرق صرف اتنا تھا کہ بریانی کی ضرورت ہر شخص کو فوراً محسوس ہوتی تھی، جبکہ کتاب کی ضرورت محسوس کرنے کے لیے بھی مطالعہ درکار تھا۔ اور مطالعہ؟ وہ تو کب سے ایک خاموش الماری میں بند پڑا تھا! اسی لئے ”یوم ترغیب مطالعہ“ کی بنیاد پڑی۔؟؟

☆ ☆ ☆

سنیترہ پوار کوآپریٹو شعبے میں آنجہانی اجیت پوار کی وراثت کو آگے بڑھائیں گی

کسانوں کے مفادات کو ترجیح دی جائے گی، شوگر مل کی ترقی کا فائدہ ملازمین کو بھی ملنا چاہیے: سنیترہ پوار

بارامتی: مہاراشٹر کی نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ پوار نے پیر کو کہا کہ وہ کوآپریٹو شعبے میں آنجہانی اجیت پوار کی وراثت کو آگے بڑھائیں گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ مالیگاؤں کوآپریٹو شوگر مل میں فیصلے کرتے وقت کسانوں کے مفادات کو اولین ترجیح دی جائے گی۔ شوگر مل کے گنے کی پسائی کے 70ویں سیزن کے افتتاح کے موقع پر اراکین سے خطاب کرتے ہوئے سنیترہ پوار نے کہا کہ کئی کسان اراکین کے خاندانوں کی روزی روٹی اس شوگر مل پر منحصر ہے۔ اس لیے ہر فیصلہ کرتے وقت کسانوں کی محنت اور ان کے مفادات کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ کسانوں کے کھیتوں میں اعلیٰ معیار کا گنا پیدا ہوگا اور تمام اراکین کے خاندانوں میں خوش حالی اور خوشحالی برقرار رہے گی۔ سنیترہ پوار نے کہا کہ آنجہانی اجیت پوار کا اس شوگر مل کے لیے تعاون اور رہنمائی انتہائی اہم رہی ہے۔ ان کے انتقال کے بعد 12 مارچ کو انہوں نے مل کے صدر کی ذمہ داری سنبھالی تھی۔ انہوں نے کہا کہ وہ اجیت پوار کے طرزِ کار پر عمل کرتے ہوئے اراکین کے مفادات کے تحفظ کے لیے کام کرتی رہیں گی۔ شوگر مل کی صدر سنیترہ پوار نے اس موقع پر گنے کی پسائی کے 70ویں سیزن کا افتتاح کیا اور روایتی طور پر گیہان پوجن کی رسم ادا کی۔ مالیاتی نظم وضبط کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سال مل نے گنے کی سب سے زیادہ قیمت ادا کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مل کے ذریعے جلد ہی کمپریسڈ بایوگیس (سی بی جی) منصوبہ شروع کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مل کی ترقی کے ثمرات ملازمین تک بھی پہنچنے چاہئیں اور مل کی کامیابی میں ان کے تعاون کو مناسب اہمیت دی جانی چاہیے۔ اس سال کم بارش کا ذکر کرتے ہوئے سنیترہ پوار نے آنے والے وقت میں آبی انتظام کو موثر بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ مراٹھواڑہ کے دورے کے دوران وہاں پانی کی شدید قلت کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کم پانی میں گنے کی زیادہ پیداوار حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ خشک سالی جیسی صورتِ حال میں گنا پیدا کرنے والے کسانوں کو پانی کی کمی کا سامنا نہ کرنا پڑے، اس کے لیے مناسب منصوبہ بندی کی جائے گی۔ سنیترہ پوار نے دہرایا کہ اراکین کے مفادات ہی شوگر مل کی ترقی کی بنیاد ہیں۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ مل آنجہانی اجیت پوار کے دکھائے ہوئے راستے پر آگے بڑھتی رہے گی۔

شیخ زاہد خلیل یومِ جمہوریہ پریڈ کے دوسرے انتخابی مرحلے کے لیے منتخب

جلگاؤں: ۱۳؍اکتوبر (عقیل خان بیاولی): اقراء ایجوکیشن سوسائٹی کے زیرِ انتظام ایچ۔ جے۔ تھیم کالج آف آرٹس اینڈ سائنس، مہرون، جلگاؤں کے این ایس ایس رضاکار طالب علم شیخ زاہد خلیل نے یومِ جمہوریہ پریڈ کے انتخابی عمل کے دوسرے مرحلے کے لیے کوالیفائی کر لیا ہے۔ 10 اور 11 اکتوبر 2026 کو کویتری بہنا بائی چودھری نارتھ مہاراشٹر یونیورسٹی، جلگاؤں کے ڈاکٹر اے۔ پی۔ جے۔ عبدالکلام ودیارتھی بھون میں منعقدہ سلیکشن کیمپ میں ان کی کارکردگی کی بنیاد پر اگلے مرحلے کے لیے انتخاب عمل میں آیا۔ اس کامیابی پر اقراء ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر الحاج عبدالکریم سالار، پرنسپل ڈاکٹر وقار شیخ، این ایس ایس پروگرام آفیسر پروفیسر ڈاکٹر شیخ عرفان بشیر، اسسٹنٹ پروگرام آفیسر ڈاکٹر حافظ شیخ، لیڈی پروگرام آفیسر ڈاکٹر فردوس شیخ اور کالج کے عملے نے انہیں مبارکباد پیش کی اور آئندہ مراحل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

ایس آئی او چکھلی کے زیراہتمام سیرت النبی ﷺ ایکسپو کا کامیاب انعقاد

طلبہ نے تخلیقی ماڈلز اور پوسٹروں کے ذریعے سیرتِ رسول ﷺ کو اجاگر کیا

چکھلی ضلع بلڈانہ: 13 / اکتوبر (ذوالقرنین احمد): چکھلی، ضلع بلڈانہ: اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا (ایس آئی او)، چکھلی کی جانب سے منعقدہ سیرت النبی ﷺ ایکسپو کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس ایکسپو میں طلبہ نے پیغمبرِ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ، اخلاق و کردار اور تعلیمات کو مختلف تخلیقی ماڈلز، پوسٹروں اور دیگر پیشکشوں کے ذریعے اجاگر کیا۔ یہ پروگرام 13 اکتوبر 2026ء کو حضرت خیر اللہ شاہ بابا درگاہ ہال، بابولاج چوک، چکھلی، ضلع بلڈانہ میں منعقد ہوا۔ ایکسپو کا بنیادی مقصد طلبہ اور عوام کو سیرتِ نبوی ﷺ سے روشناس کرانا اور آپ ﷺ کی زندگی، اخلاقِ حسنہ اور تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرنے کی ترغیب دینا تھا۔ ایکسپو میں طلبہ کی جانب سے تیار کردہ مختلف ماڈلز اور پوسٹروں کے ذریعے سیرتِ رسول ﷺ کے مختلف پہلوؤں کو پیش کیا گیا۔ اس سرگرمی نے طلبہ کو اپنی علمی، تخلیقی اور پیش کش کی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع فراہم کیا، جبکہ سیرتِ نبوی ﷺ کے مطالعے اور اس کی عملی اہمیت کو بھی اجاگر کیا گیا۔ اس ایکسپو میں اسکول و کالج کے طلبہ نے مختلف ماڈلز کے ذریعے غزوۂ بدر، غزوۂ احد، غزوۂ خندق، ہجرتِ مدینہ، مسجدِ قباء، واقعۂ طائف، اسلام کی پہلی جنگ اور مدینہ منورہ کی تاریخی منڈی جیسے اہم واقعات اور مقامات کو نمایاں کیا۔ طلبہ نے نہ صرف بہترین انداز میں ماڈلز پیش کیے بلکہ ان کے ذریعے تاریخی واقعات سے متعلق معلومات بھی فراہم کیں۔ چکھلی اور اطراف کے اسکولوں و کالجوں کے طلبہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور سیرت ایکسپو سے استفادہ کیا۔ اس موقع پر مرد و خواتین کے علاوہ مہمانِ خصوصی چکھلی میونسپل کونسل کے صدر پنڈت دادا دیشمکھ نے بھی شرکت کی اور طلبہ کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ سیرت ایکسپو کو کامیاب بنانے میں اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن (ایس آئی او) کی پوری ٹیم نے انتھک محنت کی۔ پروگرام کے انعقاد کے ذریعے نوجوان نسل میں سیرتِ نبوی ﷺ سے دلچسپی پیدا کرنے اور اخلاقی و سماجی اقدار کو فروغ دینے کی کوشش کی گئی۔ سیرتِ نبوی ﷺ کے مختلف پہلوؤں اور اسلامی تاریخ سے نئی نسل کو روشناس کرانے کے مقصد سے منعقدہ سیرت ایکسپو کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

شاہ رخ خان کا اسٹارڈم بے مثال ہے! ترن آدرش نے 'کنگ' سے پہلے سپر اسٹار کی تعریف کی

ممبئی: ۱۳؍اکتوبر (ایم ملک) شاہ رخ خان کی فلم 'کنگ' اس دسمبر میں بڑے پردے پر ریلیز ہونے والی ہے۔ دریں اثنا، تجربہ کار تجارتی تجزیہ کار ترن آدرش نے شاہ رخ خان کے اسٹارڈم اور فلمساز سدھارتھ آنند کے امتزاج پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ بصیرت والے ہدایت کار سدھارتھ آنند کی ہدایت کاری میں بننے والی، شاہ رخ خان اداکاری والی بہت سے متوقع ایکشن سے بھرپور فلم 'کنگ' سپر اسٹار کی قیادت میں ایک شاندار کاسٹ کے ساتھ آتی ہے۔ دنیا بھر میں جوش و خروش پیدا کرنے والی یہ فلم 24 دسمبر کو سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے اور شائقین اس کی ریلیز کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ یہ فلم سلور اسکرین پر سب کے لیے سینما کی زینت بننے والی ہے۔ شاہ رخ خان کو چاروں طرف سے جوش و خروش کے ساتھ، تجربہ کار تجارتی ماہر اور فلمی نقاد ترن آدرش بتاتے ہیں کہ سپر اسٹار کا نام عظیم اور اچھی فلموں کے لیے اہم علامت کیوں بن گیا ہے۔ بالی ووڈ ہنگامہ کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے، ترن آدرش کہتے ہیں، "شاہ رخ خان سے کوئی موازنہ نہیں کر سکتا، جس دن یہ فلم ریلیز ہوگی آپ کو ان کے مداح نظر آئیں گے۔" وہ مزید وضاحت کرتا ہے کہ سامعین اس پروجیکٹ سے کیا توقع کر سکتے ہیں۔ سپر اسٹار کا نام، ماسٹر کاریگر سدھارتھ آنند کے ساتھ، تھیٹروں میں شاندار ٹرن آؤٹ کی ضمانت دیتا ہے۔ اس بارے میں بات کرتے ہوئے ترن آدرش کا کہنا ہے کہ" شاہ رخ خان کا نام' کنگ' کے ساتھ جڑا ہے، جو کہ بذات خود ایک اچھی فلم کی پہچان ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ آپ کو اسکرین پر کچھ بڑا اور شاندار نظر آئے گا، وہ سدھارتھ آنند کے ساتھ واپسی کر رہے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ فلم باکس آفس پر نئے ریکارڈ قائم کرے گی۔ لوگ یقیناً کسی بھی اداکار کے مداح ہوں گے اور میں اسے ضرور دیکھوں گا۔' بادشاہ۔ 'ایک بے مثال کیریئر کے ساتھ جس نے ہندوستانی سینما کو مسلسل ایک الگ شناخت دی ہے، شاہ رخ خان کا سامعین کے ساتھ مستقل تعلق ایک بار پھر اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کی اسٹار پاور بے مثال ہے۔

اکولہ کل ہند بزمِ ادب وثقافت، کے زیرِ اہتمام جلسۂ تہنیت وعظیم الشان مشاعرہ

اکولہ: ۱۳؍اکتوبر (ڈاکٹر ذاکر نعمانی): کل ہند بزم ادب وثقافت، اکولہ کے زیرِ اہتمام کوہِ نور فنکشن ہال میں ایک پُروقار جلسۂ تہنیت اور عظیم الشان مشاعرے کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں برار اور اطراف کے نامور شعرا و ادبا کو ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں مختلف اعزازات سے نوازا گیا۔ یہ تقریب علاقۂ برار کی ادبی روایت، شعر و سخن سے وابستگی اور اہلِ قلم کی حوصلہ افزائی کے حوالے سے ایک اہم پیش رفت ثابت ہوئی۔ بزم کے روحِ رواں رفیق شاد ندوی کی سرپرستی و کاوشوں کے نتیجے میں منعقدہ اس تقریب میں ٹیلنٹ ہنٹ مقابلے میں نمایاں مقام حاصل کرنے والے برار کے ہونہار شعرا ڈاکٹر محب وفا، تنویر نایاب اور دانش نظر کو نشانِ امتیاز سے سرفراز کیا گیا۔ ان شعرا کی پذیرائی اس امر کی غماز ہے کہ خطۂ برار میں شعری صلاحیتوں کی ایک زرخیز زمین موجود ہے، جسے مناسب مواقع اور حوصلہ افزائی کے ذریعے مزید ثمر آور بنایا جا سکتا ہے۔ تقریب میں مختلف اہلِ قلم کو ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں درج ذیل اعزازات تفویض کیے گئے: جمیل اصغر، برہان پور (علامہ شبلی ایوارڈ)، پروفیسر ریاست علی ریاست، برہان پور (مولانا الطاف حسین حالی ایوارڈ)، فصیح اللہ خان نقیب، اکولہ (منشاء الرحمن خان منشا ایوارڈ)، شعور آشنا برہان پور (خمار بارہ بنکوی ایوارڈ)، التمش شمس، اکولہ (شاعرِ برار ایوارڈ)، ڈاکٹر ناصر الدین انصار، امراوتی (ناقدِ برار ایوارڈ)، ضمیر احمد ضمیر، اکولہ (شاعر و ناقدِ برار ایوارڈ)، نعیم فراز، اکولہ (جگر مراد آبادی ایوارڈ)، عرفان ظفر قریشی، اکولہ (شاعر و ناقدِ برار ایوارڈ)، فاروق رضا، شے گاؤں (طوطیِ برار ایوارڈ)، عظیم رائے پوری (طوطیِ برار ایوارڈ)، سید فیاض بخاری کمال شاہ میری (محسن اردو ادب ایوارڈ؛ 2026)۔ اس موقع پر شعرا و ادبا کی پذیرائی نے محفل کو ایک خصوصی ادبی وقار عطا کیا۔ اعزازات کی یہ تقسیم نہ صرف اہلِ قلم کی خدمات کا اعتراف تھی بلکہ نئی نسل کو ادب و شعر کی جانب راغب کرنے اور ادبی سرگرمیوں کے فروغ کا ایک حوصلہ افزا ذریعہ بھی بنی۔ استاذ الاساتذہ اور کہنہ مشق شاعر فصیح اللہ خان نقیب کی قیادت میں منعقدہ اس عظیم الشان مشاعرے کی صدارت معروف ادیب و شاعر جناب جمیل اصغر نے فرمائی۔

سومیشور شوگر مل کی کامیابی آنجہانی اجیت پوار کی خدمات اور اراکین کے اعتماد کا نتیجہ ہے: سنیترہ پوار

بارامتی: ۱۲؍اکتوبر (راست) مہاراشٹر کی نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ اجیت دادا پوار نے سومیشور کوآپریٹو شوگر مل کے پانچ سالہ انتخابات میں 'شری سومیشور وکاس پروش اجیت دادا پوار پینل' کو بھرپور کامیابی دلانے پر تمام رکن ووٹروں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور کامیاب امیدواروں کو مبارک باد دی۔ انہوں نے کہا کہ یہ کامیابی آنجہانی اجیت پوار کی خدمات، مل کے ساتھ ان کے گہرے تعلق اور رکن کسانوں کے اعتماد کی عکاس ہے۔ سنیترہ پوار نے کہا کہ آنجہانی اجیت پوار نے 34 سال تک سومیشور کوآپریٹو شوگر مل کی ترقی کے لیے اہم خدمات انجام دیں۔ مل کے ساتھ ان کا گہرا تعلق، رکن کسانوں کے مفادات کے لیے ان کے خواب اور کوآپریٹو شعبے میں ان کی قائم کردہ روایات اس کامیابی کے موقع پر یاد کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اجیت پوار کے دکھائے ہوئے راستے پر چل کر ان کے خوابوں کو پورا کرنا ہی انہیں حقیقی خراجِ عقیدت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اس انتخاب میں رکن کسانوں کے اعتماد اور کارکنوں کی محنت نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ تمام لوگوں کو ساتھ لے کر اراکین کے مفادات کا تحفظ کرنا، کسانوں کی خوش حالی کو یقینی بنانا اور سومیشور کوآپریٹو شوگر مل کی ترقی کو مزید تیز کرنا ان کا عزم ہے۔ سنیترہ پوار نے مزید کہا کہ یہ کامیابی محض خوشی کا لمحہ نہیں بلکہ اراکین کی جانب سے کیے گئے اعتماد کو پورا کرنے کی ایک بڑی ذمہ داری بھی ہے۔ رکن کسانوں کی توقعات پر پورا اترتے ہوئے شوگر مل کی ہمہ جہت ترقی کے لیے ایمانداری سے کام کرنا ہی ان کا مقصد رہے گا۔ دریں اثنا پارٹی کے ریاستی صدر اور رکن پارلیمنٹ سنیل تٹکرے نے بھی سومیشور شوگر مل کے انتخابات میں پینل کی کامیابی پر سنیترہ پوار، جے پوار اور بارامتی کے ساتھیوں کو مبارک باد دی۔

لسانیاتی تنوع، لسانی حقوق، مصنوعی ذہانت اور دکنی ورثے کے تحفظ وترجمہ پر اظہارِ خیال

حیدرآباد۔13 / اکتوبر (پریس نوٹ) سہ ہفتہ جشنِ ترجمہ 2026ء کے تیسرے سیشن کا انعقاد پیر 12 / اکتوبر کو جے آئی ایل ٹی کانفرنس ہال، حیدرآباد میں عمل میں آیا۔ پروگرام کی صدارت مولانا عبدالرحیم خرم عمری جامعی نے کی، جبکہ بین الاقوامی شہرت یافتہ آرٹسٹ جناب محمد عبد اللطیف فاروقی نے سرپرستی فرمائی۔ تقریب میں ڈاکٹر امام احتشام الحق، جناب منور علی، جناب راشد احمد، ڈائریکٹر ای بھاشا سیتو پرائیویٹ لمیٹڈ، اور جناب عبدالرشید، تلگو پنڈت ومترجم، نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز شام سات بجے ابومجاہد صدیقی کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا اور رات نو بجے اختتام پذیر ہوا۔ تقریب میں لسانی تنوع، لسانی حقوق، زبانوں کے اکتساب، مصنوعی ذہانت کے اثرات، ترجمے کی اہمیت اور دکنی تہذیبی و تاریخی ورثے کے تحفظ جیسے موضوعات پر اظہارِ خیال کیا گیا۔ ڈاکٹر امام احتشام الحق نے لسانی تنوع اور لسانی حقوق پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مقامی سطح پر زبانوں کے مختلف لہجے اور صورتیں پائی جاتی ہیں، اس لیے آسان اور قابلِ فہم زبان کے استعمال کو فروغ دینا چاہیے۔ ان کے مطابق سادہ زبان کا استعمال کسی بھی زبان کے اکتساب کے عمل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ انہوں نے امریکہ میں ترقی یافتہ اور کم ترقی یافتہ طبقات سے متعلق ایک سروے کا حوالہ دیتے ہوئے زبان، تہذیب اور ثقافت سے مضبوط تعلق کی اہمیت اجاگر کی اور کہا کہ ان امور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے عربی زبان اور دیگر زبانوں کی بنیادی واقفیت کے لیے مختصر دورانیے کے اکتسابی پروگرام مرتب کرنے کی تجویز بھی پیش کی۔ جناب منور علی، ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اسٹیج کے فن کار، نے اردو زبان کی ترویج و بقا پر زور دیا۔ اپنے مخصوص دکنی اندازِ بیان میں انہوں نے سامعین کو اپنی زبان، تہذیب اور ماضی سے وابستہ رہنے اور زبان کے فروغ کو اپنی ذمہ داریوں میں شامل کرنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے اپنے بین الاقوامی اسفار کے تجربات بھی بیان کیے اور ان سے وابستہ دلچسپ واقعات کا تذکرہ کیا۔ صدارتی خطاب میں مولانا عبدالرحیم خرم عمری جامعی نے کہا کہ کسی بھی زبان میں موجود علم اور معلومات کو دوسری زبان تک منتقل کرنے کا سب سے اہم ذریعہ ترجمہ ہے۔ انہوں نے جے آئی ایل ٹی کی جانب سے گزشتہ پندرہ برسوں سے ترجمے کے میدان میں انجام دی جانے والی خدمات کو خوش آئند قرار دیا۔ بالخصوص دکنی زبان کے تراجم، عہدِ آصفیہ کے مختلف شعبوں میں استعمال ہونے والی قدیم قانونی دستاویزات کی تفہیم اور ترجمے کے کام کو غیر معمولی علمی و تحقیقی اہمیت کا حامل قرار دیا۔ انہوں نے دکن کی تاریخ وتہذیب سے وابستہ سیاقِ دکن، فصلی کیلنڈر اور ابجدی اعداد کے نظام کو نئی نسل کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا اور ان موضوعات پر تحقیق کو اہم علمی کام قرار دیا۔ جے آئی ایل ٹی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ابو مظہر خالد صدیقی نے اردو زبان کے قدیم نصوص ومتون کی رقمی تدوین اور محفوظ کاری کی اہمیت اجاگر کی۔ انہوں نے قطب شاہی اور عہدِ آصفیہ سے تعلق رکھنے والی قدیم کتابوں کو تلاش کر کے منظرِ عام پر لانے اور انہیں جدید ذرائع کے ذریعے نئی نسل تک پہنچانے کی ضرورت پر توجہ دلائی۔ انہوں نے دکنی زبان، قدیم کتب اور تاریخی دستاویزات کے تحفظ کو علمی وتہذیبی ورثے کی بازیافت کے لیے اہم قرار دیا۔ جناب راشد احمد، ڈائریکٹر ای بھاشا سیتو پرائیویٹ لمیٹڈ، نے زبانوں اور لسانیات پر مصنوعی ذہانت کے مثبت اور منفی اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ مصنوعی ذہانت سے خوف زدہ ہونے کے بجائے اسے ایک معاون وسیلے کے طور پر استعمال کرنا چاہیے۔ انہوں نے زور دیا کہ زبان و ترجمہ کے شعبوں سے وابستہ افراد کو اپنے علم اور فنی مہارتوں کو جدید ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی سے ہم آہنگ کرنا چاہیے، تاکہ اس کے امکانات سے بھرپور استفادہ کیا جا سکے۔ جناب عبدالرشید، تلگو پنڈت ومترجم، جنہوں نے اردو سے تلگو زبان میں تقریباً 43 کتابوں کا ترجمہ کیا ہے، نے مصنوعی ذہانت کے دور میں مستند معلومات کی تصدیق کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ ایسی قابلِ اعتماد حوالہ جاتی ویب سائٹ ہونی چاہیے جہاں مطبوعہ مواد کی صحت اور مستند ہونے کی جانچ کی جا سکے، تاکہ محققین، مترجمین اور قارئین کو قابلِ اعتماد معلومات تک رسائی حاصل ہو۔ پروگرام کے اختتام پر قدیم کتابوں کی ورق گردانی کی گئی اور ان کا جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر جناب محمد عبد اللطیف فاروقی کی مصوری کے نمونوں کی نمائش بھی منعقد ہوئی، جس سے شرکاء کو ان کے فن پاروں کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملا۔ سہ ہفتہ جشنِ ترجمہ 2026ء کے تحت منعقد ہونے والے یہ علمی وثقافتی سیشن ترجمے کے فروغ، زبانوں کے درمیان روابط کے استحکام، مصنوعی ذہانت کے موثر استعمال اور دکنی تہذیبی وتاریخی ورثے کی حفاظت کے سلسلے کی ایک اہم کڑی ہیں۔ پروگرام کی انفرادیت اور علمی و تحقیقی اہمیت کے پیشِ نظر سہ ہفتہ جشنِ ترجمہ 2026ء میں مزید ایک ہفتے کی توسیع کی گئی ہے۔ اس دوران قدیم کتابوں اور تاریخی دستاویزات کے ترجمے اور ان سے متعلق عملی امور کی نمائش بھی کی جائے گی۔ ان سرگرمیوں میں شرکت کے لیے کوئی فیس مقرر نہیں کی گئی ہے۔ مزید معلومات کے لیے 7396719556 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

اورنگ آباد: ۱۱/اکتوبر (راست): اورنگ آباد میں عالمی مشاعرے کے بعد اردو تعلیمی تحریک کے قومی سفیر ڈاکٹر محمد عبدالرافع کی عالمی شہرت یافتہ مصر کی شاعرہ محترمہ ولا جمال العسیلی کے ساتھ ایک یادگار تصویر۔

ریلوے پٹریوں کی مرمت کے باعث دو ٹرینوں کے شیڈول میں جزوی تبدیلی

ناندیڑ: ۱۳/اکتوبر (نامہ نگار) حیدرآباد ڈویژن میں ریلوے ٹریکس کی دیکھ بھال اور مرمت کے کام انجام دیے جائیں گے، جن کے لیے اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں نوی پیٹھ اور جنکم پیٹھ اسٹیشنوں کے درمیان ۱۴ بی سی ایم (BCM) بلاکس اور کاپی گوڑہ-دھونے سیکشن میں ۱۳ پی کیو آر ایس (PQRS) بلاکس منظور کیے گئے ہیں، جس کے نتیجے میں دو اہم ٹرینوں کے سفری شیڈول میں جزوی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق، گاڑی نمبر 11409 ڈونڈ- نظام آباد ایکسپریس مورخہ ۱۵،۱۶،۱۹،۲۲،۲۳،۲۶،۲۹ اور ۳۰ اکتوبر ۲۰۲۶ نیز ۲،۵،۶،۹،۱۲ اور ۱۳ نومبر ۲۰۲۶ کو صرف مدکھیڑ اسٹیشن تک ہی چلے گی اور مدکھیڑ سے نظام آباد کے درمیان مکمل طور پر منسوخ رہے گی۔ اسی طرح گاڑی نمبر 11413 نظام آباد- پنڈھرپور ایکسپریس مورخہ ۱۶،۱۷،۲۰،۲۳، ۲۴،۲۷،۳۰ اور ۳۱ اکتوبر ۲۰۲۶ نیز ۳،۶،۷،۱۰، ۱۳ اور ۱۴ نومبر ۲۰۲۶ کو نظام آباد کے بجائے مدکھیڑ اسٹیشن سے روانہ ہوگی اور یہ ٹرین بھی نظام آباد سے مدکھیڑ کے درمیان منسوخ رہے گی۔ ریلوے انتظامیہ نے تمام مسافروں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ ان اہم تبدیلیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے سفر کی پیشگی منصوبہ بندی کریں تاکہ انہیں کسی قسم کی غیر ضروری زحمت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ناندیڑ میں ڈی آئی جی شاہ جی اُماپ کا شکایت کنندگان سے مکالمہ

۲۶/شکایت کنندگان نے اپنی تحریری درخواستیں پیش کیں، شکایات کے فوری ازالے کے لیے متعلقہ افسران کو ہدایات

ناندیڑ: ۱۳/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): شکایت کنندگان کے مسائل کو سمجھنے، ان کی شکایات کا فوری ازالہ کرنے اور پولیس وعوام کے درمیان رابطے کو مضبوط بنا کر عوام کا پولیس پر اعتماد مستحکم کرنے کے مقصد سے پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شاہاجی اُماپ نے ناندیڑ رینج کے چاروں اضلاع میں 'جن سنواد' پروگرام شروع کیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل مختلف اضلاع کے پولیس ہیڈکوارٹرس کا دورہ کر کے وہاں پولیس کے کام کاج کا جائزہ لیتے ہیں۔ اس دوران متعلقہ ضلع کے شکایت کنندگان سے براہ راست ملاقات کر کے ان کے مسائل اور مشکلات کو سمجھنے اور انہیں جلد حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی سلسلے میں 3 اکتوبر کو پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شاہاجی اُماپ نے ناندیڑ پولیس سپرنٹنڈنٹ کے دفتر میں پولیس کے ماہانہ کام کاج کا جائزہ لینے کے بعد دوپہر 3 بجے سے شام 5 بجے تک شکایت کنندگان سے براہِ راست ملاقات کی اور ان سے مکالمہ کیا۔ اس موقع پر مجموعی طور پر 26 شکایت کنندگان نے اپنی تحریری درخواستیں پیش کیں۔ موصولہ درخواستوں میں جائیداد سے متعلق تنازعات، گمشدہ افراد، مارپیٹ کے واقعات، درج شدہ جرائم کی تحقیقات اور دیگر تنازعات سے متعلق شکایات شامل تھیں۔ پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے موصولہ شکایات کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے ان کے فوری ازالے کے لیے متعلقہ سب ڈویژنل پولیس افسران اور پولیس اسٹیشنوں کے انچارج افسران کو ضروری ہدایات جاری کیں۔ شکایت کنندگان کی جانب سے موصول ہونے والی درخواستوں کا جلد از جلد ازالہ یقینی بنانے کے لیے پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل کے دفتر کی جانب سے شکایتوں کے ازالے کا نظام بھی قائم کیا گیا ہے۔ 'جن سنواد' پروگرام کے دوران موصول ہونے والی درخواستوں کو آن لائن پورٹل کے ذریعے مزید تحقیقات اور ضروری کارروائی کے لیے متعلقہ افسران کے حوالے کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ناندیڑ رینج کے دفتر میں قائم فیڈبیک ٹیم کے ذریعے ہر شکایت پر کی جانے والی کارروائی کا جائزہ بھی لیا جاتا ہے، تاکہ شکایت کنندگان کے مسائل کے حل کی پیش رفت پر نظر رکھی جا سکے۔ اس موقع پر ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ نیلابھ روہن، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گرو، ضلع کے دیگر پولیس افسران، پولیس انسپکٹرس، مقامی جرائم شاخ اور شہر کے مختلف پولیس اسٹیشنوں کے انچارج افسران موجود تھے۔

صرف سروے نہیں، کسانوں کو فوری اور حقیقی مدد فراہم کی جائے: رویندر چوہان کا ضلع انتظامیہ سے مطالبہ

ناندیڑ: ۱۳/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): قحط سالی کی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے فصلوں کے حقیقی نقصان، بارش کی حالت اور کسانوں کی مشکلات کو مدنظر رکھنا چاہیے اور سروے مکمل ہونے کے بعد حکومت کو فوراً اہل کسانوں کو امداد فراہم کرنے کا فیصلہ کرنا چاہیے؛ یہ پرزور مطالبہ رکن پارلیمان رویندر چوہان نے ضلعی کلکٹر راہل کرڈیلے کو پیش کی گئی ایک یادداشت (میمورنڈم) میں کیا ہے۔ واضح رہے کہ ابتدائی قحط زدہ فہرست میں ناندیڑ ضلع کے دو تعلقوں، مدکھیڑ اور مکھڑ، کو شامل نہیں کیا گیا تھا، لیکن اب خبر سامنے آئی ہے کہ حکومت نے ان دونوں تعلقوں میں از سر نو زمینی معائنہ اور سروے کرنے کی باقاعدہ منظوری دے دی ہے، جس کے باعث یہ سوال ابھر رہا ہے کہ پہلے قحط کی فہرست سے نکالے گئے ان تعلقوں کے کسانوں کو امداد حاصل کرنے کے لیے دوبارہ سروے کا انتظار کیوں کرنا پڑ رہا ہے۔ خریف کی فصلوں کے شدید نقصان اور بارش کی بے قاعدگیوں کی وجہ سے کسان پہلے ہی زبردست معاشی بحران کا شکار ہیں، ایسے میں مدکھیڑ اور مکھڑ کے حالات پر سنجیدگی سے غور کرنا ناگزیر ہے، اور حکومت کو یہ واضح کرنا چاہیے کہ ابتدا میں ان تعلقوں کو فہرست میں کیوں شامل نہیں کیا گیا تھا اور اب زمینی معائنے کی نوبت کیوں آ گئی ہے۔ رکن پارلیمان رویندر وسنت راؤ چوہان کی جانب سے مدکھیڑ اور مکھڑ کے کسانوں کے مسائل کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کراتے ہوئے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ زمینی معائنہ انتہائی شفاف طریقے سے کیا جائے اور متاثرہ کسانوں کو قواعد کے مطابق معاوضہ، فصل بیمہ اور قابلِ اطلاق سرکاری مراعات بروقت فراہم کی جائیں۔ رکن پارلیمان چوہان نے اس بات پر زور دیا ہے کہ طویل انتظامی طریقہ کار کی وجہ سے کسانوں کو غیر ضروری تاخیر کا سامنا ہرگز نہ کرنا پڑے، لہٰذا حکومت مدکھیڑ اور مکھڑ کے کسانوں کو فوری راحت پہنچانے کے لیے ٹھوس اقدامات کرے اور امداد کی فراہمی کے لیے ایک واضح ٹائم لائن (وقت کی حد) کا اعلان کرے، کیونکہ قحط کی فہرست سے خارج کیے جانے کے بعد اب ان تعلقوں میں دوبارہ فصلوں کے معائنے کا فیصلہ کیا گیا ہے، لیکن درحقیقت کسانوں کو اس وقت فوری مدد اور انصاف کی اشد ضرورت ہے۔

تعلیم، روزگار اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کا نیا صفحہ مرتب کیا جائے گا

جالنہ شہر، پربھنی اور پاتھری میں انجینئر عقیل احمد کا جنگی دورہ

پربھنی: ۱۳/اکتوبر (نامہ نگار): تعلیم یافتہ بیروزگاروں کی بڑھتی تعداد اور انکے مسائل نے آج ہر گھر کو متاثر کیا ہے۔ اس پر ستم ہائے ستم کے مرکزی حکومت گرانی پر قابو پانے میں ناکام ہو رہی ہے۔۔ ایسے سنگین حالات میں تعلیم، روزگار اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کا نیا صفحہ مرتب کیا جائے گا اسطرح کی مخاطبت انجینئر عقیل احمد نے آج پربھنی اور پاتھری میں گریجویٹ حلقہ انتخاب کے جنگی دورے کے دوران کہی۔ آج پاتھری کی ہوٹل میں موجود نوجوانوں نے انکا شاندار استقبال کیا۔ جسمیں مہنگی ہوتی تعلیم سے متاثر نوجوانوں نے اپنی شرکت کر کے مسائل کو پیش کیا۔ روہی نوکریوں کے خانگی ہوتا پہلو حوصلہ شکن ثابت ہو رہا ہے۔ ضیافت کے بعد منعقدہ استقبالیہ تقریب میں انجینئر عقیل احمد نے مزید کہا کہ تاریخ اس بات کو ضرور لکھے گا اسمبلی اراکین نے کسطرح ترقیاتی کام انجام دیئے اور اس ترقی سے کس کو فائدہ پہنچا۔ ہر بار عام ووٹرز سے صرف ووٹ حاصل کیے گئے لیکن فوائد مخصوص خاندان کے گرد ہی دائرہ بناتا چلا گیا جسکی وجہ سے بیروزگاری کا گراف بڑھتا گیا۔ اس نشست کے بعد شہر پاتھری کی دینی، علمی اور سیاسی شخصیات کے ساتھ رائے دہندگان سے بالمشافہ ملاقاتیں کی گئیں۔۔ انجینئر عقیل احمد کا قافلہ پربھنی پہنچا جہاں سیدٹرف پر بڑی تعداد میں گریجویٹ ووٹرس نے اپنی موجودگی کو درج کیا۔ اس موقع پر آزاد امیدوار انجینئر عقیل احمد نے اپنی مخاطبت میں کہا کہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو مقامی سطح پر روزگار فراہم کرنے کے لے ریاستی حکومت کی توجہ کو مبذول کیا جائے گا۔ انھوں نے مزید کہا کہ اس سے قبل کے منتخب اراکین نے لوگوں کو صرف خوابوں کے دنیا کی سیر کرائی ہے۔ ہم آپ تمام کو تیقن دلاتے ہیکہ نوجوانوں کے خوابوں کی سنہری تاریخ کی ہم نئی بنیاد رکھے گے۔ اس موقع پر شہر پربھنی کے غیور اور تعلیم یافتہ افراد نے کثیر تعداد میں اپنی شرکت کو یقینی بنا کر یہ امید جگائی ہیکہ اس مرتبہ ہم نئی تاریخ لکھیں گے۔ جالنہ میں انجینئر عقیل احمد کی بڑھتی مقبولیت نے مخالفین کے ہوش اڑا دیے ہیں۔ اردو اساتذہ تنظیمیں، مذہبی جماعتیں وتحریکات اور تعلیمی سوسائیٹز سے ملتی تائید نے انجینئر عقیل احمد کے جیت کی پیشقدمی کی رفتار کو بڑھادیا ہے۔

قرض لے کر گنے کی قیمت ادا کرنے کے بجائے مالی استحکام پر توجہ دی جائے

رکن پارلیمان اشوک چوہان کا ناندیڑ کے شوگر مل مالکان کو مشورہ

ناندیڑ: ۱۳/اکتوبر (نامہ نگار): رکن پارلیمان اشوک چوہان نے ناندیڑ ضلع کے شوگر مل مالکان کو انتہائی قیمتی مشورہ دیتے ہوئے متنبہ کیا ہے کہ وہ محض مسابقت کی آڑ میں قرض لے کر گنے کے کاشتکاروں کو زیادہ قیمت ادا کرنے سے گریز کریں، بصورت دیگر اگر ان کا این پی اے (Non-Performing Asset) بڑھ گیا تو بینک انہیں اپنے دروازے پر کھڑا بھی نہیں ہونے دیں گے۔ یہ اہم انتباہ انہوں نے بھاؤ راؤ چوہان کو آپریٹو شوگر فیکٹری کے ۳۱ ویں کرشنگ سیزن کے آغاز کے موقع پر دیا، جہاں انہوں نے فیکٹری کے چیئرمین نریندر چوہان کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اگرچہ کسانوں کو زیادہ سے زیادہ قیمت ادا کرنے کی درخواست کی لیکن ساتھ ہی واضح کیا کہ دیگر فیکٹریوں (جیسے کہ سبھاش شوگر کی جانب سے ۳۲۰۰ روپے اور وی پی کے گروپ کی جانب سے ۳۴۰۰ روپے فی ٹن) کی جانب سے اعلانیہ قیمتوں کے دباؤ میں آکر اپنی مالی حیثیت سے بڑھ کر وعدے کرنا دانشمندی نہیں ہے۔ اشوک چوہان نے شوگر ملوں کے معاشی پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ کسی بھی فیکٹری کی جانب سے گنے کی قیمت کا تعین اس کے علاقے میں گنے کی کل کاشت، کٹائی و پرائی کی مقدار اور چینی کی ریکوری (Recovery) جیسی اہم بنیادوں پر کیا جانا چاہیے؛ کیونکہ ماضی میں ایسی کئی فیکٹریاں بند ہو چکی ہیں جنہوں نے قرض اٹھا کر گنے کی بھاری قیمتیں ادا کی تھیں۔ انہوں نے اپنے روایتی موقف کو برقرار رکھتے ہوئے اس سال بھی بھاؤ راؤ گروپ کی جانب سے گنے کی قیمت کا پیشگی اعلان نہ کرنے کے فیصلے کا دفاع کیا اور انتظامیہ کو کڑی تلقین کی کہ فیکٹری کو بحسن و خوبی جاری رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ کسانوں کو ان کا حق دیتے وقت فیکٹری کے مالیاتی ڈھانچے اور معاشی نظم وضبط کا بھی مکمل خیال رکھا جائے تاکہ ادارے دیوالیہ ہونے سے محفوظ رہ سکیں۔

ناندیڑ میں 4.58 لاکھ روپے مالیت کے 30 گمشدہ موبائل فون برآمد، ڈی آئی جی کے ہاتھوں اصل مالکان کے حوالے

ناندیڑ: ۱۳/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں گمشدہ اور چوری شدہ موبائل فون تلاش کر کے انہیں اصل مالکان تک پہنچانے کے لیے ناندیڑ پولیس کی جانب سے خصوصی مہم چلائی جا رہی ہے۔ اسی مہم کے تحت بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن کی خصوصی ٹیم نے مؤثر کارروائی کرتے ہوئے مجموعی طور پر 30 اینڈرائڈ موبائل فون برآمد کیے، جن کی تخمینی مالیت 4 لاکھ 58 ہزار روپے ہے۔ 13 اکتوبر 2026 کو ناندیڑ رینج کے پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شاہاجی اُماپ کے ہاتھوں یہ موبائل فون ان کے اصل مالکان کے حوالے کیے گئے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کی ہدایات پر ضلع میں گمشدہ اور چوری شدہ موبائل فون تلاش کر کے شہریوں کو واپس دلانے کے لیے خصوصی مہم جاری ہے۔ اسی سلسلے میں بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن کے انچارج افسر کی قیادت میں ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی تھی۔ اس ٹیم نے موبائل فون کے آئی ایم ای آئی نمبر، دستیاب پولیس ریکارڈ اور سی ای آئی آر نظام کی مدد سے گمشدہ اور چوری شدہ موبائل فون کی تلاش شروع کی۔ مسلسل کوششوں کے نتیجے میں مختلف مقامات سے 30 موبائل فون برآمد کیے گئے، جن کی مجموعی تخمینی مالیت 4 لاکھ 58 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ 13 اکتوبر کو پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شاہاجی اُماپ نے بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن کے دورے کے دوران برآمد شدہ موبائل فون اصل مالکان کے حوالے کیے۔ طویل عرصے سے اپنے موبائل فون گم ہونے کی وجہ سے پریشان شہریوں کو فون واپس ملنے سے بڑی راحت ملی۔ اس موقع پر شہریوں نے ناندیڑ پولیس کی کارروائی پر اظہار تشکر کیا۔ اس کارروائی کو پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلابھ روہن کے احکامات اور ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گرو اور پولیس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ رامیشور وینچنے کی رہنمائی میں انجام دیا گیا۔ اس مہم میں بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن کے پولیس انسپکٹر سنتوش تامبے، اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر شری کانت انگولے، بالاجی مہاجن، انوپما کیندرے، پولیس سب انسپکٹر ونود دیشمکھ، سچن سونوتے، کونڈیبا کنکھیر، نریش واڈے والے، سنکیت سورتے، صاحب راؤ کبے واڑ اور پولیس ایکاروینکٹ گنگولار، ممتا گھوے اور وینکٹیش سانگلے نے اہم کردار ادا کیا۔ ناندیڑ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اگر ان کا موبائل فون گم ہو جائے یا چوری ہو جائے تو گھبرانے کے بجائے فوری طور پر قریبی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کروائیں۔ اس کے علاوہ سی ای آئی آر (سنٹرل ایکوپمنٹ آئیڈینٹٹی رجسٹر) پورٹل پر بھی گمشدہ موبائل فون کی تفصیلات درج کریں۔ پولیس نے شہریوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنے موبائل فون کا آئی ایم ای آئی نمبر محفوظ رکھیں، کیونکہ موبائل فون کی تلاش کے دوران یہ نمبر انتہائی کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ ناندیڑ پولیس نے یقین دہانی کرائی ہے کہ شہریوں کی گمشدہ املاک تلاش کر کے انہیں واپس دلانے کے لیے کوششیں جاری رکھی جائیں گی۔

غیر معیاری چارے پر پروسیسنگ کے ذریعے مویشیوں کے لیے غذائیت سے بھرپور چارہ فراہم کریں: 'چارہ خواندگی مہم' کے تحت کنوٹ کی کرشن پریہ گوشالہ میں عملی مظاہرہ اور رہنمائی

ناندیڑ: ۱۳/اکتوبر (ورق تازہ نیوز): ضلع میں جاری قحط سالی کی صورتحال کے پیش نظر چارے کی ممکنہ قلت پر قابو پانے کے لیے محکمہ حیوانات کی جانب سے کسانوں اور مویشی پالنے والوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ دستیاب چارے کی غذائیت بڑھا کر اس کا مؤثر استعمال کریں۔ جس کے لیے 'چارہ خواندگی مہم' کے تحت آج کنوٹ میں واقع کرشن پریہ گوشالہ میں سوکھے سویابین کے بھوسے (کنار) پر یوریا اور گڑ (Molasses) کے آمیزے کی پروسیسنگ کے ذریعے غیر معیاری چارے کو غذائیت سے بھرپور بنانے کا عملی مظاہرہ پیش کیا گیا۔ اس معلوماتی پروگرام کے دوران کسانوں کو سبز اور خشک چارے کو کڈبا کٹی مشین (چارہ کاٹنے والی مشین) کے ذریعے باریک کاٹ کر استعمال کرنے، غیر معیاری چارے کی غذائیت میں اضافہ کرنے، سائیلیج (مرگھاس) تیار کرنے، ندی کے کناروں اور طاس پر چارے کی کاشت (کالپیرا ایوجن) کی منصوبہ بندی کرنے اور چارے کی بربادی کو روک کر دستیاب چارے کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کے حوالے سے تفصیلی رہنمائی فراہم کی گئی، جس کا بنیادی مقصد قحط کی اس مشکل صورتحال میں مویشیوں کے لیے کافی اور صحت بخش چارہ دستیاب رکھنا اور چارے کی قلت کے ممکنہ اثرات کو نمایاں حد تک کم کرنا ہے۔ اس اہم پروگرام میں ناندیڑ کے اسسٹنٹ کمشنر ڈاکٹر پروین کمار گھولے اور کنوٹ کے اسسٹنٹ کمشنر ڈاکٹر سنجو پاٹل کی قیادت میں ویٹرنری افسران ڈاکٹر راہل جوندھلے، ڈاکٹر شیتل واگھمارے، ڈاکٹر یوگیش پاٹل، ڈاکٹر سنیل جادھو، ڈاکٹر لکشمی کانت ڈھگارے اور ڈاکٹر گوراج مینکلے کے ساتھ ساتھ لائیو اسٹاک سپروائزرز سچن پولے، ونے کنکے، گیانیشور انگلے، اشوک چوہان، تمن بھرکے اور راجکمار بھرکے نے خصوصی طور پر شرکت کی، جبکہ آس پاس کے مقامی کسانوں اور مویشی پروروں نے بھی اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ محکمہ حیوانات نے عوام سے پرزور اپیل کی ہے کہ اگر قحط کے دوران دستیاب چارے کی مناسب منصوبہ بندی، سائنسی پروسیسنگ اور ذخیرہ اندوزی کی جدید تکنیک اپنائی جائے تو چارے کی قلت کی شدت کو نمایاں حد تک کم کیا جا سکتا ہے، لہٰذا کسان اس مہم کے تحت دی گئی سائنسی رہنمائی سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے مویشیوں کی بہتر پرورش کے لیے دستیاب چارے کا مؤثر اور بہترین استعمال یقینی بنائیں۔

نانار کھاڑی میں ایک ہی خاندان کے ۴/ بچے ڈوب گئے

رتنا گیری: ۱۳/اکتوبر: ضلع رتنا گیری میں راجا پور کے نزدیک واقع نانار کھاڑی میں ایک انتہائی افسوسناک حادثہ پیش آیا ہے، جہاں ایک ہی خاندان کے چار سگے بہن بھائی کھاڑی کے گہرے پانی میں ڈوب کر جاں بحق ہو گئے ہیں۔ یہ دردناک حادثہ اتوار کی شام میں پیش آیا۔ اس دردناک حادثے میں ایک بچی کو بچا لیا گیا ہے لیکن چار دیگر بچے پانی کی گہرائی کا اندازہ نہ ہونے کے باعث ڈوب کر جاں بحق ہو گئے۔ متوفین کے نام اس طرح ہیں: محمد جنید بھاٹکر (۶/ سال)، جویریہ جنید بھاٹکر (۹/ سال)، بشریٰ جنید بھاٹکر (۱۱/ سال)، ماہرہ جنید بھاٹکر (۱۵/ سال) ہیں۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مقامی لوگ، مچھیرے اور پولیس انتظامیہ فوراً موقع پر پہنچے اور ریسکیو آپریشن شروع کیا گیا۔ مقامی لوگوں کی مدد سے بچوں کی لاشیں پانی سے نکال لی گئی ہیں۔

اردو میڈیم اسکولوں میں اساتذہ کی 565 خالی اسامیوں کو اوپن کیٹیگری سے پُر کرنے کا پرزور مطالبہ

پوتر پورٹل کے ذریعے اردو اساتذہ کی بھرتی: ایم ایل سی ادریس نائیکواڑی کی قیادت میں وفد کی پرنسپل سکریٹری سے اہم ملاقات

ممبئی: ۱۳/اکتوبر (نامہ نگار): مہاراشٹر میں اردو میڈیم اسکولوں میں اساتذہ کی شدید قلت کو دور کرنے اور پوتر پورٹل کے ذریعے جاری بھرتی کے عمل میں درپیش مسائل کے حل کے لیے آج منترالیہ ممبئی میں ایک اہم پیش رفت ہوئی۔ رکن قانون ساز کونسل (ایم ایل سی) جناب ادریس نائیکواڑی کی قیادت میں ایک اعلیٰ سطحی وفد نے محکمہ اسکولی تعلیم وکھیل کے پرنسپل سکریٹری جناب رنجیت سنگھ دیول جی سے ملاقات کی اور انہیں ایک تفصیلی میمورنڈم پیش کیا۔ اس اہم ملاقات کے دوران ایم ایل سی ادریس نائیکواڑی کے ہمراہ مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکیڈمی کے چیئرمین سید حسین اختر، شیخ جمید بلڈھانہ، ضمیر خان (انجن گاؤں)، ریحان اللہ خان (دریاپور)، مشکیل شہزاد (دیول گاؤں راجہ)، مومن رفا (بھیونڈی)، اور حنا ملک (بھیونڈی) نمایاں طور پر موجود تھے۔ وفد کی جانب سے پیش کیے گئے میمورنڈم میں اس بات پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا ہے کہ ریاستی حکومت کی جانب سے مقامی سوراجیہ اداروں اور نجی انتظامیہ کے اسکولوں میں پوتر پورٹل کے ذریعے اردو میڈیم کے لیے کل 970 عہدوں کا اشتہار دیا گیا تھا۔ تاہم انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ متعلقہ ریزرو کیٹیگریز میں اہل امیدوار دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ان میں سے 565 آسامیاں اب بھی خالی پڑی ہیں۔ میمورنڈم میں حکومت کی توجہ اس سنگین مسئلے کی جانب مبذول کرائی گئی ہے کہ ایک طرف اردو اسکولوں میں اساتذہ کی شدید قلت کے باعث طلباء کا تعلیمی نقصان ہو رہا ہے، تو دوسری جانب اہل بے روزگار امیدوار روزگار کے حق سے محروم ہیں۔ چونکہ مختلف زمروں میں اردو میڈیم کے امیدواروں کا نہ ملنا ایک بار بار پیش آنے والا مسئلہ بن چکا ہے، اس لیے اس کا فوری اور مستقل حل نکالنا ناگزیر ہے۔ رکن قانون ساز کونسل ادریس نائیکواڑی اور دیگر قائدین نے پرنسپل سکریٹری سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ 6 اگست 2001 اور 7 دسمبر 2009 کے سرکاری فیصلوں (GRs) کی دفعات اور مروجہ قوانین کی روشنی میں ایک واضح پالیسی فیصلہ لیا جائے۔

عبدالماجد 9545332211
عبدالرحمٰن 8999942523
زِینت جیولرس
پہناوا ڈریسیس کے سامنے، سری نگر، ناندیڑ۔
ہمارے یہاں ہال مارک اور (916) کے زیورات ماہر کاریگر کی نگرانی میں تیار ہوتے ہیں اور سونے کے عربی وتر کی ڈیزائن کے عمدہ اور خوبصورت زیورات تیار اور آرڈر پر بھی ملتے ہیں۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس Mob: 9860871766

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس گھر نمبر 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ ضلع ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ ضلع ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی (پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے تحت خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار) ● کسی بھی قابل اعتراض تحریر کے لئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔
Printed, published and owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, H. No. 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded- 431604 and published at 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded 431604. Editor: Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile : 8055362952 - 9325610858 Office : Near Masjid-e-Osman Gani, Mohammadiya Colony, Mal Tekdi Road, NANDED